تسخیرِ عالم

جامِ جمشید

www.freeamliyaatbookspdf.com
FREE AMLIYAAT BOOK'S
www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks/
محمد شبیر قادری

مصنف

پنڈت گردھاری لعل منجم و جفار

www.freeamliyaatbookspdf.com
فری عملیات بکس
FREE AMLIYAAT BOOK'S
www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks/
محمد شبیر قادری

علمِ مقناطیسِ حیوانی

مقناطیس اس پتھر کو کہتے ہیں جو لوہے کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے ہندی میں اس کو چمک پتھر کہتے ہیں۔ حقیقت میں اگر غور کیا جائے تو مقناطیس کے معنی "کشش" کے کیے جاتے ہیں۔ جو در حقیقت قابلِ تسلیم ہیں۔ پرماتما نے یہ کشش تمام عالم کی موجودات و مخلوقات کے ہر فرد بشر کو بخشی ہوئی ہے۔ اور ہر چیز میں یہ طاقت موجود ہے۔ اگر یہ نہ ہوتی تو قانونِ قدرت میں فرق آ جاتا۔ اور دنیا کا کوئی کام نہ چلتا۔ اگر غور اور توجہ سے دیکھو گے۔ تو معلوم ہو جائے گا کہ تمام کاروبار جہان کے اسی کشش کی خاصیت سے چل رہے ہیں۔ علمِ ہیئت کے جاننے والے جانتے ہیں۔ کہ سورج میں ایک مقناطیسی کشش موجود ہے۔ جو دیگر سیاروں کو سورج کے گرد حرکت کرنے پر مجبور کیے ہوتے ہے۔ جس کے سبب سب سیارے سورج کے گرد پھرتے ہیں اور ان کی کشش سے دیگر اقمار ان کے گرد چکر لگاتے ہیں۔ جن لوگوں کا یقین ہے۔ کہ زمین کے گرد سیارے پھرتے ہیں۔ وہ زمین میں کشش اور سیاروں میں حرکت ہونا

بتلاتے ہیں۔ سیاروں کی قوت جاذبہ کا اثر جو زمین پر پڑتا ہے وہ اس سے صاف معلوم ہو رہا ہے۔ کہ سورج کی کشش سے کائنات برقرار ہے۔ چندرماں کی کشش سے تمام رسوں کی پیدادار ہے۔ زحل کی تاثیر سے مادہ لوہا ہو جاتا ہے کہربا ایک قسم کا گوند ہے۔ جو گھاس کے تنکے کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے۔ شمع کی روشنی کی کشش پروانہ کو گھائل کر دیتی ہے۔ غرضیکہ قوت کشش ہر چیز میں موجود ہے۔ لیکن ہمجنس میں زیادہ ہوتی ہے۔ ہر ایک چیز اپنے اصل کی طرف جلد کھینچ جاتی ہے۔ انسان انسانوں کو دیکھ کر خوش ہوتا ہے۔ مگر حیوانوں سے ملکر۔ چونکہ انسان اشرف المخلوقات ہے۔ اس لئے اس کی کشش ہر ایک چیز کو اپنی طرف کھینچ لاتی ہے پس ہمارا فرض ہے۔ کہ ایسی متبرک اور نادرالوجود قوت کشش کو اپنے جسم کے اندر تلاش کر کے پیدا کریں۔ کہ جس کے جذبہ سے ہم قوت ایزدی کے رازوں سے واقف ہو کر دنیا اور عاقبت کی مشکلوں کو حل کر لیں۔ لہذا اس رسالہ میں آپ کی توجہ اس طرف دلا کر امید کرتا ہوں۔ کہ آپ ضرور اس کے حاصل کرنے میں کوشش سے کامیاب ہونگے ÷

پنڈت گردھاری لعل منجم وجفار سیالکوٹی

لاہور

طلسمِ اوّل

علم مسمریزم

یوگ ابھیاس جو اہلِ ہنود کا قدیمی علم ہے۔ جس کے جاننے والے مہاتما اور یوگی لوگ بڑے بڑے زبردست عالم و عامل ہو چکے ہیں۔ جو اس علم کے ذریعہ مجسم ہی پرواز کر جاتے تھے۔ اور ہوا میں معلق ہو کر ایشور کی اوپاسنا کرتے تھے۔ اور سمادی لگا کر زمین کے اندر ہی اندر کہیں کے کہیں جا نکلتے تھے۔ ناموجود چیزوں اور مُردہ روحوں کو سامنے بلا لیتے تھے۔ آپ نے صدہا روائتیں سُنی ہونگی کہ فلاں مہاتما فلاں تاریخ کو فلاں مقام پر تھا۔ مگر اس کے ساتھ ہی دوسروں نے بیان کیا کہ نہیں۔ وہ اس روز فلاں جگہ تھے۔ فلاں یوگی نے سمادھی لی۔ اور فلاں میلہ پر ہم کو دکھائی دیا۔ غرضیکہ اس طرح کی صدہا روائتیں سُنی جاتی ہیں بہت لوگوں نے اس متبرک علم کے ذریعہ کشف کا درجہ پایا۔ اور اپنی اپنی کرامتیں دکھلائیں۔ اور لوگوں کو اس علم کا قائل اور معتقد بنایا۔ جن کی بزرگی کے اب تک لوگ قائل چلے آتے ہیں۔ اور آج تک اِن کی سمادھیوں اور مورتیوں کو پوجتے اور مرادیں مانگتے ہیں ؀

اعتراض۔ اگر آپ اعتراض کریں۔ کہ وہ درجہ کمال تک پہنچ چکے تھے۔ تو پھر وہ گئے کہاں۔ زندہ کیوں نہیں ہیں۔ اگر آپ روح کی بقا اور فنا کی باریک رموزات کو دیکھیں گے تو یقین کامل ہے کہ آپ کو ایسے لوگوں کی موت سے انکار ہوگا مگر پھر آپ کے دل میں خیال پیدا ہوگا۔ کہ وہ مجسم تو نظر نہیں آتے۔ اس اعتراض سے پیشتر آپ روح اور جسم کے تعلقات کی تحقیقات کریں۔ تاکہ آپ کو معلوم ہو جائے۔ کہ درحقیقت ہم غلطی پر ہیں۔ لیکن میرے خیال میں آپ کا خیال بھی درست ہے۔ کیونکہ زمانہ کے انقلاب نے ان نادر الوجود علموں میں بھی سخت انقلاب کر دیا ہے۔ اور لوگوں کو یہ علم جھوٹ بدیا اور جادوگری نظر آتے ہیں۔ کیونکہ زمانہ گذشتہ ہی نہیں۔ بلکہ زمانہ حال میں بھی ایسے لوگ موجود ہیں۔ جو اس علم کے تھوڑے بہت ابتدائی حصوں میں ملکہ و دسترس حاصل کر کے قوت روحانی کے تماشے دکھا چکے ہیں۔ وہ لوگوں کو اس علم کی شعبدہ بازیاں دکھلا کر اپنا مطیع کر لیتے ہیں۔ اور ان کو لوگ جادوگر کہتے ہیں۔ اور اس علم کے حاصل کرنے کی ہمت ہار چکے ہیں۔ مگر واہ رے زمانہ کی نیرنگیاں آخر کار ہر زوال کے کمال کا جب وقت آیا۔ تو اہل یورپ کے محققوں نے سائنس اور علم راز کی سوسائٹیاں قائم کر کے اپنے مخفی اور نادر العلوم کی تحقیقات کو درجہ تکمیل تک پہنچایا اور اس عالم کے باریک رموز کو ضبط کر کے انہوں نے لوگوں کے خیالات کو مدنظر رکھ

FREE AMLIYAAT BOOKS
www.facebook.com/groups/freeamliyaatbooks
محمد شبیر قادری

کہ ایسے آسان طریقے مشتہر کرنے شروع کرائے۔ کہ جن سے لوگ باسانی جادوگر بن سکیں۔ اور لوگوں کو توجہ اور شوق دلانے کے لیئے اس کا انگریزی نام ہپناٹازم رکھا۔ جس کو عام لوگ مسمریزم کے نام سے پکارتے ہیں۔ اور اس علم کے مشقی طریقے بتلا کر اور تجربات دکھلا کر لوگوں کو اس کا ایسا دلدادہ بنا دیا۔ کہ زمانہ میں اس کا شوق دن بدن بڑھتا چلا جاتا ہے۔ جدھر دیکھو اس علم کا چرچا ہو رہا ہے اور ہر شخص ادنےٰ و اعلیٰ اس کے حاصل کرنے کا شائق پایا جاتا ہے۔ کیونکہ یہ علم اپنی روحانی کشش و قوت جاذبہ سے سائنس میں اعلیٰ مدارج حاصل کر رہا ہے۔ اور اسکولوں کے طالبعلموں تک اس کے دل و جان سے شیدا ہو رہے ہیں۔ مگر اکثر لوگ بباعث جلد بازی کے صبر و استقلال سے کام لینا نہیں چاہتے اور اپنی آئندہ ترقی کے زینہ سے گر جاتے ہیں۔ اس علم کے عامل کو صبر و استقلال سے کام لینا چاہئے۔ اپنی پریکٹس اور مشق کو خوب بڑھانا چاہئے۔ کیونکہ جس قدر شائق اپنی قوت جاذبہ کو بڑھائیگا۔ اسی قدر اس علم کے عجائبات کا مشاہدہ کرتا جائیگا۔ اور اس کے بیشمار فوائد سے مستفیض ہوتا جائیگا۔ چونکہ اس علم میں روحانی طاقت سے کام لیا جاتا ہے جس پر اس کا تمام دارومدار ہے ٭

طلسم دوم

رُوحانی طاقت

رُوحانی طاقت نعمت غیر مترقبہ ہے جو کہ حاصل ہو جاتی ہے **یکسُوئی قلب** سے۔ اور یکسوئی حاصل ہوتی ہے تصوّر سے اور تصوّر حاصل ہوتا ہے اجتماع خیالات سے۔ اجتماع خیالات کا بڑا بھاری مرکز دل ہے۔ مگر یہ اپنی مرضی کا مالک نہیں ہے۔ یہ اپنے مشیروں کا محتاج ہے جو اس کو اپنے اصلی مدعا پر قائم نہیں رہنے دیتے۔ وزیر یا تدبیر اس کی آنکھیں ہیں۔ اور مشیر اس کے کان ہیں۔ جو اس پر ہمیشہ غالب رہتے ہیں۔ اور یہ ان کا مطیع و فرماں بردار ہے۔ کیونکہ انتشار خیالات اس وقت ہوتا ہے۔ جب کوئی خواہش دل میں پیدا ہوتی ہے۔ تمام خواہشوں کا مرکز دل ہے۔ جس میں طرح طرح کی خواہشات پیدا ہوتی ہیں۔ جن میں ایک تو اس کی اپنی خواہش ہوتی ہے۔ جو اس کو خود بخود پیدا ہوتی ہے۔ اس کا نام اندرونی خواہش ہے۔ دوسری خواہش کا نام بیرونی ہے۔ جو اس کو کانوں سے سن کر پیدا ہو جاتی ہے۔ مگر یہ اندرونی خواہش پر جلد غالب آ جاتی ہے۔ ایسا ہی اس کا مرید ہو کر اپنی آنکھوں سے دیکھنے کا مشتاق ہوتا ہے۔ چونکہ یہ دو وزیر یا تدبیر اس شے کی اصلیت

وماہیت کو اچھی طرح سے دیکھ کر اس کو آگاہ کر دیتا ہے۔ جس کے مشورہ سے اس کو اس کی مقبولیت ہوتی ہے۔ اگر آپ کو اس میں اعتراض ہے تو تجربہ کیجئے اور دیکھ لیجئے۔ آپ اپنے خیال کو ایک طرف لگا دیجئے یعنی کسی چیز کی خواہش دل میں کیجئے۔ یوں ہی جب آپ کے کان میں کسی عجیب وغریب خبر کی آواز پہنچے گی۔ فوراً آپ کی وہ خواہش معدوم ہو کر آپ کا دل اس طرف چلا جائیگا۔ اور آپ کو اس عجیب وغریب واقعہ کے معلوم کرنے اور دیکھنے کی خواہش پیدا ہو جائے گی۔ بس یہی انتشار خیالات ہے۔ جس کے روکنے سے یکسوئی قلب پیدا ہو کر طاقت روحانی حاصل ہوتی ہے۔ جس کا تعلق زیادہ تر دل اور آنکھوں میں پایا جاتا ہے۔ دیکھو جب ہم کسی شخص کی طرف مخاطب ہو کر اس کو کچھ کہنا چاہتے ہیں تو وہ پیشتر ہی ہمارے مطلب کو سمجھ لیتا ہے۔ یہ اس کے یکسوئی قلب کا نتیجہ ہوتا ہے جس سے وہ قبل از بیان کرنے کے ہمارے دلی منشاء پر حاوی ہو جاتا ہے۔ اس لئے یکسوئی قلب کا ہونا ہر حالت میں ضروری ہے ؎

محمد شبیر قادری

طلسم سوم

یکسوئی قلب

یکسوئی قلب سے مراد ہے۔ اپنے خیال کو ایک مرکز پر قائم

کرنا گریہ بدوں استقلال اور یقین کامل کے قائم نہیں ہو سکتا۔ پس جس
انسان میں استقلال اور یقین نہیں وہ بے اعتقاد ہے۔ اس کو
یہ مرتبہ حاصل نہیں ہو سکتا۔ اور وہ کسی کام میں کامیابی نہیں
اٹھا سکتا۔ دیکھو بعض آدمی جب کوئی کام شروع کرتے ہیں۔ تو
بباعث بے اعتقادی اور بے استقلالی کے اُن کے خیالات منتشر
ہو جاتے ہیں۔ اور ان کا اصلی مدعا حاصل نہیں ہوتا۔ پس ہمارا
فرض ہے۔ کہ ہر ایک کام کی ابتدا میں خواہ اس کا نتیجہ نیک ہو
یا بد اس میں دلی توجہ سے ہمہ تن مصروف ہو جانا چاہئے۔ اور دل
میں یقین کامل رکھنا چاہئے۔ کہ ہم اپنے ارادے میں کامیاب ہونگے۔
نتیجہ کے لئے استقلال اور وقت کا منتظر رہنا چاہئے پس شاغل
کو اپنے شغل میں ایسا مستغرق ہونا چاہئے۔ کہ سوائے اپنے اندرونی
مدعا کے بیرونی چیزوں کے سننے اور دیکھنے سے آپ کو منتشر
کرے۔ گو ابتدائی حالت میں ایسی مصروفیت ہونی محال ہوتی ہے
مگر رفتہ رفتہ عادت ڈالنے اور خیال کو ایک طرف لگانے سے حاصل
ہو سکتی ہے۔ دنیا کے تمام مذاہب اس بات پر متفق ہیں۔ کہ یکسوئی
قلب کے لئے سب سے پہلے تصور ہونا چاہئے جب تک کسی بیرونی
چیز کا اندرونی نقشہ دل پر نقش نہ ہو گا۔ تب تک تصور کا
قائم ہونا سخت مشکل بلکہ ناممکن ہے۔ اہل ہنود نے یکسوئی قلب
کے لئے سب سے ادنیٰ درجہ بت پرستی کا قائم کیا۔ تاکہ ایک قائم
شدہ پر ایک چیز کی طرف توجہ دینے سے قوت خیالی کو ترقی
ہو۔ اور جب مورتیوں کے تصور کے بعد انسان چیتن مورتیوں

کا تصور کر کے رُوحانی طاقت کو حاصل کر لے۔ کیونکہ تصور بدل کسی چیز کو مرکز قائم کرنے کے حاصل نہیں ہو سکتا۔ تجربہ ثابت بتلا رہا ہے کہ فقراء لوگ سب سے اوّل اپنے مرید کو کسی شے پر تصور جمانے کی ہدایت کرتے ہیں۔ پس اہل ہنود شوالوں اور مندروں میں اگر بتوں کو پُوجتے ہیں۔ تو اہل تصوف خیالی بتوں کو اپنا رہبر بناتے ہیں۔ پس جو لوگ جڑ مورتیوں کو اپنا رہبر کامل سمجھ کر پوجتے ہیں۔ اور تمام عمر اس میں غلطیاں پیچاں رہتے ہیں۔ وہ سخت غلطی کر لیتے ہیں۔ وہ روحانی طاقتوں کے حاصل کرنے سے کوسوں دُور رہتے ہیں۔ یہ اصول ابتدائے یکسوئی قلب کیلئے تھا۔ نہ کہ ہمیشہ کے لئے۔ پس اگر کوئی شخص ہمہ دوست کے خیال سے بُت پرستی کرتا ہے۔ تو مضائقہ نہیں۔ وہ اس کے ذریعہ قدرت ایزدی کے تماشے دیکھتا ہے۔ جو لوگ تصور کی رموز سے واقف ہیں۔ ظاہری نظر میں بُت پرستی کو بچوں کا کھیل سمجھتے ہیں۔

صوفیائے کرام یکسوئی قلب کے لئے عشقِ مجازی کی ہدایت کرتے ہیں۔ تاکہ دِل ایک طرف لگ جائے۔ اور خیالات میں انتشار نہ ہونے پائے۔ بے شک یکسوئی قلب کے لئے عشق مجازی کی لنک بہت آسان اور نہایت پُر تاثیر ثابت ہوتی ہے لیکن یہ بھی یاد رہے۔ کہ یہ بڑی خطرناک ہے۔ کیونکہ شاذ و نادر ہی کوئی آدمی بھی اس کی اصلی غرض سے مستفید نہیں ہوتا۔ لاکھوں میں کوئی ایک صاحبِ قسمت نکلتا ہے۔ جو اس گوہر مقصود سے دامن امید بھرتا

ہے۔ ورنہ عموماً تمام اس عمیق دریا میں ڈوب کر اپنی زندگی بھی حرام کر لیتے ہیں ۔

عاشقانِ صادق کے قصہ جات اور حکایات سننے اور پڑھنے سے صاف پایا جاتا ہے ۔ کہ جذبۂ محبت میں ان کی روحانی طاقتیں کس حد تک بڑھی ہوئی تھیں ۔ اور انہوں نے اس کے ذریعہ وہ کام کئے جو انسانی طاقت سے بعید تھے ۔ فرہاد کا شاہزادی شیریں کی تصویر دیکھ کر عشقِ مجازی کا دلدادہ بنتا اور تنِ تنہا تیشہ سے پہاڑ کاٹ کر نہر چلانا ظاہر میں افسانہ معلوم ہوتا ہے ۔ مگر بنظرِ غور دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یکسوئی قلب اور قوتِ روحانی کا ہی کرشمہ ہے ۔ مجنوں کا عشقِ لیلیٰ میں مست و محو ہو کر جنگلوں کی خاک چھاننا اور سوختہ تن کا کھاٹ کی ضرب سر پر کھا کر لیلیٰ کا نام بننا یہ تصور اور اجتماع خیالات کا ہی نتیجہ ہے ۔ مگر افسوس کہ آج کل کے لوگ ان کی حکایات اور قصہ جات سن کر ان سے نفع نہیں اٹھاتے بلکہ اپنے خیالات کو گندہ کر کے زندگی حرام کر لیتے ہیں ۔ جہاں تک دیکھا جاتا ہے ۔ کوئی شخص زمانہ حال میں روحانی مادہ پیدا کرنے کیلئے عشقِ مجازی کا پیرو کار نہیں ہوتا ۔ بلکہ شہوت پرستی کے بے لگام گھوڑے پر سوار ہو کر ایسے اندھے کنوئیں میں گرتا ہے ۔ کہ جہاں سے پھر اس کا نکلنا مشکل ہو جاتا ہے ۔ تجربہ اس بات کا گواہ ہے ۔ کہ جب محبت کا بھوت سر پر سوار ہو جاتا ہے ۔ تو انسان اپنے جامۂ ہستی سے بے خبر ہو کر اپنی زندگی کو تلخ کر دیتا ہے ۔ پس اگر وہ اس جذبۂ محبت میں اپنے خیالات کو ناجائز افعال

سے روک کر روحانی افعال میں لگا لیوے۔ تو بے مبالغہ قدرتِ ایزدی کے رازوں سے آگاہ ہو جاتے۔ مگر اب تو معاملہ دگرگوں ہو رہا ہے۔ لذتِ نفسانی اس کی آنکھوں پر پٹی باندھ دیتی ہے اور دل کو سیاہ کر دیتی ہے اور یہ باطنی آنکھوں سے اندھا ہو کر اس بھنور سا گر کے گرداب بھنوروں میں چکر کھا کھا کر غرقِ آب ہو جاتا ہے۔ پس جس غرض اور مقصد کے لئے عشقِ مجازی کا طریقہ تجویز کیا گیا تھا وہ غرض زمانہ حال میں پوری نہیں ہوتی اور اکثر لوگ بجائے فائدہ کے نقصان اٹھاتے ہیں۔ پس جو لوگ مندرجہ طریقہ سے منزلِ مقصود تک نہیں پہنچ سکتے۔ وہ روحانی طاقت کے حاصل کرنے کے دیگر وسائل اختیار کریں:۔

طلسم چہارم

تصور

تصور بہت طرح کا ہوتا ہے۔ مگر تصور کے دو مقام ہیں۔ آنکھیں اور دل جن میں یہ ظاہر اور پوشیدہ رہتا ہے۔ اس لئے قسمیں بھی اس کی دو ہی ہیں۔ یعنی تصور اندرونی اور تصور بیرونی۔ مگر جب تک اول تصور بیرونی نہ ہو۔ تب تک اندرونی تصور نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ جب تک ہم کسی چیز کا آنکھوں سے مشاہدہ نہیں کر لیتے۔ تب تک اس کو تبدیل نہیں کرتے۔ ہاں بعض وقت

شنیدہ باتوں کا خیال ضرور ہو جاتا ہے۔ مگر بدون ان کے دیکھنے
تصور میں ان کا لانا مشکل معلوم ہوتا ہے۔ پس ظاہری تصور
آنکھوں میں سمایا رہتا ہے۔ اور اگر وہ تصور سچا اور دل سے
کیا گیا ہے۔ تو وہ ظاہری آنکھوں سے نکل کر باطنی آنکھوں کے
پردوں میں جا کر ایک روشنی پیدا کر دیتا ہے۔ اور ہم اس
نورانی روشنی میں اپنے مطلوب کی مجسم صورت دیکھتے ہیں اور اس
کی حرکات و سکنات پر حاوی ہو جاتے ہیں۔ اور اس نورانی
روشنی میں قدرت ایزدی کے عجیب و غریب رازوں کا نظارہ کرتے
ہیں۔ پس جب تک ظاہری تصور نہ ہو باطنی تصور ہونا مشکل ہے
مگر اکثر عاملوں نے اس کے برخلاف پیشتر ہی باطنی تصور کیلئے
ہدایت کی ہے۔ مگر میں پھر بھی کہوں گا۔ کہ یہ تصور کی دوسری
منزل ہے۔ اس میں کلام نہیں۔ کہ جن لوگوں کے دل کدورت
سے پاک اور صاف ہیں۔ وہ اس منزل پر پہنچ جاتے ہیں۔ مگر
پھر بھی جب تک انہوں نے کسی چیز کی شکل نہ دیکھی۔ وہ
ہرگز اس کو تصور میں نہیں لا سکتے۔ ایک عامل سے جب
ایک دفعہ تصور کے متعلق ذکر آیا۔ تو انہوں نے باطنی تصور کو
ترجیح دیکر فرمایا کہ ہم بالکل ایک آسان ترکیب باطنی تصور کی
بتاتے ہیں۔ جس کو انہوں نے یوں بیان کیا۔ کہ رات کو جب
سونے لگو تو ہاتھ منہ دھو کر چارپائی پر جس کا سرہانہ شمال
اور پاؤں جنوب کو ہو چت لیٹ جاؤ۔ اور آنکھیں بند کر کے
محبوب کے ظروف برتن پیالی وغیرہ کا نقش دل میں بٹھاؤ۔ اور اس کی

گولائی - چوڑائی شکل و شباہت کی ایسی تصویر خیالی دِل میں بناؤ کہ گویا وہ تمہارے سامنے مجسم پڑی ہوئی ہے - اسی خیال میں تم سو جاؤ - اور کم از کم ایک ہفتہ تک اس کا تصور خوب کرو - اس کے بعد اس سے کسی بڑی چیز کی طرف توجہ کرو - اس طرح ہر روز کیا کریں - غرضیکہ اس طرح چھوٹی سے بڑی تک سات چیزیں اپنے دِل میں بٹھالو - ان کا تصور تم کو یہاں تک ہو جائے کہ جب تم کو ذرا بھی اس چیز کا خیال آجائے تو فوراً اس کی مجسم شکل تمہاری آنکھوں کے سامنے کھنچ جائے ۔

دیکھیو ایک عامل تصویر ذیل میں شب کے وقت باطنی تصور کر رہا ہے ۔

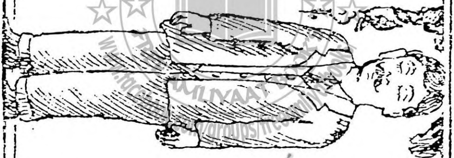

محمد شبیر قادری

پس جب مشکل کامل ہو جائے - تو نصف شب کے وقت اس طرح چت لیٹ کر ہاتھ میں ایک چھڑی بید وغیرہ کی لے لو - اور آسمان میں اس چیز کی جو کہ چھڑی مارنے سے آواز دیوے - خوب تصور کر کے اس کو مجسم اپنی آنکھوں کے سامنے لاؤ - جس وقت تم کو پورا یقین ہو جائے - کہ درحقیقت وہ چیز میرے سامنے رکھی

ہے۔ تو وہ چھڑی اس کو مارو۔ تمہارے تصور کی طاقت سے اُس وقت تمہارے کانوں بلکہ دیگر اوس پڑوس کے لوگوں کو بھی ایک آواز سنائی دیگی۔ پس اس وقت جان لو۔ کہ ہمارا تصور اصلی حد تک پہنچ گیا ہے۔ پس ایسی مشق اور تجربہ کے بعد تم جس چیز کا تصور کرکے جو حرکت خیالی اُس کو دو گے۔ اُس کا اثر کامل اُس پر پڑے گا۔ اس ترکیب عمل پر غور کرنے سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ سب سے پہلے آنکھوں کا ہی تصور ضروری ہے۔ کیونکہ جس شخص نے آنکھوں سے کوئی چیز نہیں دیکھی۔ وہ کس طرح اس کا تصور کر سکتا ہے کیونکہ بدون ابتدائے یعنے ظاہری تصور کے اس عمل کا تراخواہش پر مبنی ہے۔ اور خواہش دل سے پیدا ہوتی ہے۔ پس جس خواہش کی تصویر ہم نے اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھی۔ وہ کس طرح ہمارے خیال میں آسکتی ہے۔ اس لئے ثابت ہوتا ہے۔ کہ خواہش یعنے خیال دل سے پیدا ہوتا ہے۔ اور تصور اس کا آنکھوں میں ہوتا ہے۔

طلسم پنجم

قوتِ خیالی

انسان میں سب سے زیادہ قوتِ خیالی کا جوہر ہے جس کے بھروسہ پر نیک و بد کام کرتا ہے۔ لعض وقت یہ اپنے

خیال سے بہادر اور جوانمرد بن جاتا ہے۔ اور بعض وقت بزدل اور خوف زدہ ہوجاتا ہے۔ اور بعض وقت دقیق خیال میں پڑ کر اپنے جسم سے بھی بے خبر ہوتا ہے۔ اور اس خیال کی عکسی تصویر اس کے دل پر ایسی نقش ہو جاتی ہے۔ کہ گھنٹوں آپ ہی مست و محو ہو کر اس کے وجود کو قائم کر لیتا ہے۔ بلکہ کسی مشکل اور مبہم بات کو حل کر لیتا ہے۔ الغرض خیالات کا میدان انسان کے لئے ایسا وسیع بنا دیا ہے۔ کہ یہ دل کے بے لگام گھوڑے پر سوار ہو کر نیچے اوپر اڑتا ہوا ہر لحظہ و ہر گھڑی چشم زدن میں کروڑوں منزلوں کی مسافت طے کرتا ہوا چلا جاتا ہے۔ اور اس طرح پر اپنے اصلی مقام پر واپس آجاتا ہے۔ پرماتما نے اس خیال کو ہمہ صفت موصوف رکھا ہوا ہے۔ کوئی شخص اس کی صفات اصلی سے ماہر نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ وہ قوتِ ارادی کو کام میں نہیں لاتا قوتِ ارادی وہ جوہر ہے۔ جس کے ذریعہ ہم ایسی چیزوں پر غالب آجاتے ہیں۔ جو ہماری طاقت سے باہر ہوتی ہیں۔ بس غور سے دیکھنے پر پتا بہت ہوتا ہے۔ کہ خیالی قوت کی کامیابی کا زینہ قوتِ ارادی ہے۔ پس جب تک خیال پر قوتِ ارادی یہاں تک غالب نہ ہو۔ کہ انسان محویت کے عالم میں پڑا ہوا دنیا کے دھندوں سے بے خبر ہو جائے۔ جیسا کہ گہری نیند میں سویا ہوا ہوتا ہے۔ تب تک اصلی غرض سے محروم رہتا ہے۔ تجربہ سے دیکھ لو کہ یہ دونوں چیزیں نیند میں بھی موجود رہتی ہیں۔

روایت ہے کہ ایک طالب علم کو مدرسہ میں ایک روز اُستاد نے کچھ لکھنے کو دیا۔ کہ جو اس لڑکے کی علمی طاقت سے باہر تھا۔ لڑکا اس کو دیکھ کر چکر کھانے لگا۔ مگر اس کا خیال اس طرف بندھ گیا کہ میں اس کو لکھ لوں گا۔ مسودہ لیکر گھر آیا۔ اور خیال دوڑانے لگا۔ مگر اس کی عقل چکرانے لگی۔ اور وہ ایسی حالت میں سو گیا۔ اور کچھ دیر کے بعد خواب غفلت سے اُٹھا اور چراغ روشن کر کے اُس نے اُس تمام مسودہ کو لکھ کر رکھ دیا۔ اور خود پھر سو گیا۔ جب صبح اُٹھا تو مسودہ اپنا دستی لکھا ہوا دیکھ کر متعجب ہو گیا۔ اور اسی خیال میں پڑا ہوا سوچنے لگا۔ کہ میرے دستخطی مسودہ کو کون لکھ گیا۔ اسی خیال میں لڑکا مدرسہ میں گیا۔ اور اپنے اُستاد سے رات کی ساری سرگذشت بیان کر کے مسودہ دکھایا۔ اُستاد لڑکے کی بات سُن کر متعجب ہوا۔ اور اُس کو خیال پیدا ہو گیا کہ در حقیقت یہ کوئی عجیب بھید ہے۔ اس کو معلوم کرنا چاہئے۔ دوسرے روز اُستاد نے اس سے بھی مشکل مسودہ اُس کو دیا۔ چونکہ لڑکے کا خیال پہلے مسودہ کو دیکھ کر کچھ مضبوط ہو رہا تھا۔ اُس نے بلا انکار وہ بھی لے لیا۔ اور اس طرح گھر میں لے آیا۔ اُستاد اس دلچسپ کیفیت کو دیکھنے کے لئے رات کو اُس کے گھر میں اُسی کوٹھڑی یا کمرے کے اندر ایک کونہ میں بیٹھ گیا لڑکا پھر اُسی حالت میں بعد غور و فکر سو گیا۔ اور کچھ دیر کے بعد اُٹھا اور بدستور کاغذ قلم لیکر اپنا مسودہ لکھنے لگا۔ اور مسودہ

www.freeamliyaatbookspdf.com
FREE AMLIYAAT BOOKS
www.facebook.com/groups/freeamliyaatbooks

لکھ کر اس کے نیچے اپنے دستخط کر دیئے۔ اور صبح کو جب اٹھا تو مسودہ لکھا ہوا پایا۔ لڑکا اسکول میں گیا۔ اور استاد کو دکھلا کر کہا۔ کہ میرا تو حال بدستور ہے۔ نہ معلوم میرا مسودہ کون رات کو لکھ کر رکھ جاتا ہے۔ استاد نے لڑکے سے کہا۔ اے عزیز تو اپنی اصلی حالت سے بے خبر ہے۔ یہ سب تیرا کام تیرا ہی کیا ہوا ہے۔ کیا آپ اس تمثیل کو پڑھ کر توجہ نہیں دیتے۔ اور یقین نہیں لا دیتے۔ کہ قوت خیال پر قوت ارادی اس قدر غالب ہوئی کہ لڑکے نے بے خبری کی حالت میں اس قبیح سوال کو حل کر کے دکھلا دیا۔ ایسی سینکڑوں باتیں آپ نے دیکھی ہونگی یا سنی ہونگی۔ مگر آپ نے کبھی ان پر توجہ نہیں دی ہوگی۔ اگر آپ ان پر توجہ دیں۔ تو بہت جلد آپ کو معلوم ہو جائے گا۔ کہ درحقیقت قوت خیالی اور ارادی پرماتما نے ایک جوہر اعظم بخشا ہوا ہے جس سے ہم اپنی فہم و سمجھ سے محروم ہیں۔ مگر خیال رہے۔ کہ بعض وقت انسان کا خیال اس کو مغلوب اور خطرۂ جان میں بھی ڈال دیتا ہے۔

روایت ہے کہ ایک سادھو کا چیلہ گداگری کرنے دوسرے گاؤں میں شام کے وقت جایا کرتا تھا۔ اور ابتدائے تعلیم نے اس کے دل میں بھوت کا وہم غالب رکھا ہوا تھا۔ پس جب رات کو وہ گدائی سے واپس آتا تو راستہ میں ایک اندھیری جگہ میں اس کو بھوت کا خیال سما جاتا۔ جس سے اس کی طاقت مغلوب ہو جاتی اور وہ خوف سے بھاگتا

مگر اُس نے یہ راز کسی کو نہ بتلایا۔ اور دن بدن لاغر ہوتا گیا۔ ایک روز اُس کے گورو نے پُوچھا کہ تم لاغر کیوں ہوتے جاتے ہو۔ تم کو کونسا ایسا فکر لگ گیا ہے۔ تب اُس نے اپنے گورو سے کہا۔ کہ مجھ کو کوئی فکر نہیں۔ مگر جب میں گاؤں سے بھیک مانگ کر واپس آتا ہوں۔ فلاں مقام پر ایک سیاہ بھوت مجسم حالت میں ملتا ہے۔ جس سے مجھ کو کمال خوف آتا ہے۔ گورو نے کہا۔ کہ اچھا فکر مت کرو۔ کل ہم تمہارے پیچھے ایک منتر کیا جاپ کریں گے۔ اور تم تب جاتی دفعہ اپنے ایک ہاتھ پر خوب سیاہی لگا لینا۔ اور جب وہ تم کو دکھلائی دیوے۔ تو سب سے اوّل تم فوراً اُس کے مُنہ پر سیاہی مل دینا۔ پھر آئندہ کبھی تمہارے سامنے نہ آئیگا۔ پس اس طرح دوسرے روز اُس سادھو نے گیا۔ اور ہاتھ پر تیل ملکر خوب سیاہی مل لی۔ جب نشب کر اُسی مقام پر آیا۔ تو بھوت نظر آنے لگا۔ اُس نے حسب ہدایت اپنے گورو کے سیاہی کا ہاتھ اُس کے مُنہ پر پھیر دیا۔ اور بے خوف و خطر گورو کے پاس آیا۔ اور تمام ماجرا اُس کے گوش گذار کیا۔ تب گورو نے کہا۔ کہ وہ آئینہ اُٹھا لاؤ۔ اور اپنا مُنہ دیکھو۔ جب اُس نے دیکھا۔ تو اُس کو اپنا چہرہ تمام سیاہ نظر آیا۔ اور حیران ہؤا۔ تب گورو نے ہدایت کی۔ کہ یہ تمہارے ہی خیال کا نتیجہ ہے۔ دیکھ لیجیے خیال نے اس کو بھوت کا وہم ڈالا۔ اور قوت ارادی نے جائے مقررہ پر اس سے علیحدہ ہو کر دل کو مجسم صورت میں اپنا آپ دکھا کر

بھوت کا نظارہ کرا دیا اور پھر وُہ خود ہی اُس کے مُنہ پر سپاہی کا ہاتھ پھیر کر اس کا حوصلہ برقرار اور قائم کر دیا۔ پس قوت خیالی اور ارادی کا جوہر ہر انسان میں موجود ہے جس کے حاصل کرنے کے لیئے ہر وقت اس کو تلاش کرنی چاہیئے کیونکہ قوتِ خیالی کی طاقت بڑی پُر تاثیر اور زُود الاثر ہے۔

تجربہ۔ آپ کسی تندرست اور مضبوط آدمی کو کہدیں۔ کہ آپ کو کیا ہو گیا۔ دن بدن آپ کا چہرہ مرجھاتا جاتا ہے۔ اور بے رونق ہوتا جاتا ہے۔ آپ کیوں نہیں کوئی علاج کرتے ہیں وہ شخص متفکر ہوکر آئینہ میں اپنا چہرہ دیکھیگا۔ اور دیگروں سے بھی دریافت کرے گا۔ کہ کیا میں بنسبت پہلے کے کمزور ہوں اس کے کہنے پر دوسرے شخص بھی کہہ دیتے ہیں کہ کچھ معلوم تو ایسا ہی ہوتا ہے۔ پس اُس کے دل میں خیال پختہ بیٹھ گیا اور تم دوسرے تیسرے دن اُس کو ملنے پر ضرور یاد کرا دو کہ بھائی اپنا علاج کرو۔ اس طرح چند روز کے کہنے پر وہ شخص خود لاغر اور بیمار ہونا ظاہر کریگا۔ اور وہ اُسی فکر میں پڑ کر حقیقتاً بیمار ہو جائیگا یعنی کمزور اور بزدل آدمی تو اسی وہم اور فکر میں مر جاتے ہیں۔ یہ کوئی جادو نہیں صرف خیالی قوت کی طاقت اُس کے دل پر ایسی بیٹھ جاتی ہے۔ کہ وہ مغلوب ہو کر فکر میں پڑ جاتا ہے۔ اور یہ بھی کہ جب آپ رات کو سونے لگیں۔ تو اپنا نام لیکر کہیں۔ کہ مجھ کو فلاں وقت بیدار کر دینا۔ پس اُسی ٹائم پر آپ کی آنکھ کھل جائے گی

بارہا تجربہ کیا گیا۔ درست معلوم ہوا۔ پس ان چھوٹے چھوٹے مشاہدوں کو دیکھ کر معلوم ہوتا ہے کہ انسان کے خیال میں بڑی بھاری طاقت ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ اجتماع خیالات سے تصور اور تصور سے یکسوئی قلب اور اس سے روحانی طاقت اور روشن ضمیری ہو جاتی ہے۔ اس لئے ہم اس کے متعلق ابتدائی طریقے درج کرتے ہیں۔ جس پر عمل کرنے سے بہت جلد آدمی کامیابی اٹھا سکتا ہے۔

طلسم ششم

مسمریزم کے عامل کے لئے ہدایات

(۱) اس علم کو لغو اور شعبدہ بازی مت خیال کرو بلکہ اس علم کو روحانی غذا سمجھ کر اس کے حاصل کرنے کا شوق کرو۔

(۲) یکسوئی قلب اس علم کی جزو اعظم ہے۔ بدوں اس کے یہ حاصل ہونا مشکل ہے۔

(۳) یکسوئی قلب کے لئے تصور کا ہونا لازمی ہے۔ جو بدوں کسی چیز کی خواہش کے نہیں ہو سکتا۔ اس لئے اول کسی چیز کی خواہش عمل سے پہلے اپنے دل میں پیدا کر لو۔

(۴) تنہائی اختیار کرو۔ جہاں کسی کی آواز بھی کان میں نہ پہنچے۔ اپنے خیالات کو ایک مرکز پر قائم کر کے اس کے دھیان میں لگ جاؤ۔

اور سوائے اس کے کسی دیگر خیال کو دل میں نہ آنے دو۔

(۵) مقوی اشیاء کا استعمال کرو۔ بشرطیکہ تمہارا دماغ ضعیف ہو۔ اور اپنے آپ کو ایسی غذا اور فعل سے جہاں تک تم بچا سکتے ہو بچاؤ۔ جس سے دل اور دماغ کمزور ہونے کا اندیشہ ہو۔

(۶) ایسے لوگوں کی صحبت سے پرہیز کرو۔ جو فعل ناجائز کے عادی ہیں۔ اور دوسروں کو بھی ایسی باتیں سنا کر اُن کے خیالات کو بگاڑ دیتے ہیں۔

(۷) سچائی کو ہمیشہ پسند کرو۔ جھوٹ بولنے سے بچو۔ بلکہ دروغگو لوگوں کی صحبت میں نہ جاؤ۔

(۸) اول تو لالچ کو چھوڑ دو۔ ورنہ امر واجبی سے پہلوتہی نہ کرو۔ ہاں غیر واجب لالچ کے لئے ہاتھ نہ پسارو۔ کیونکہ لالچ سب سے زیادہ اس کے خیالات میں انتشار لانیوالا ہے۔

(۹) جو جو باتیں اس علم کے ذریعہ مشاہدہ میں آئیں۔ ان کو شعبدہ سمجھ کر کسی دوسرے پر ظاہر مت کرو۔ کیونکہ موجب نقصان عمل ہوتی ہیں۔ بوقت عمل دم رواں پر توجہ کرو۔ تاکہ تم پر دائمی ورد کا راز کھل جائے۔ اکثر محققین نے اہل ہنود میں دم رواں کے ساتھ سیوہنگ اور اہل اسلام نے اللہ ہو اسم کو ہی اسم اعظم بتلایا ہے۔ جو تجربہ میں درست معلوم ہؤا ہے۔ جس کو یقین نہ ہو۔ وہ گوشہ تنہائی میں دم رواں پر توجہ کر کے دیکھ لے۔

(۱۰) حب یعنی کسی سے محبت کرنے یا اُس کو اپنے زیر کرنے کے لئے قوت اتصال اور بغض یعنے کسی کو تکلیف پہنچانے کیلئے

قوت انفصال سے کام لو۔ مگر مؤخر الذکر سے حتی المقدور جہاں
تک ہو سکے پرہیز کرو۔

طلسم ہشتم

مسمریزم کے آسان طریقے۔ آنکھوں میں قوت مقناطیسی

آنکھوں میں قوت مقناطیسی ہونے کا وہ جوہر اعظم ہے جس کے جذبہ سے حاسد مغلوب ہوتے ہیں۔ اور سنگدل لوگ مغلوب ہو کر قلبی رابطہ و اتحاد پیدا کرتے ہیں۔ پتھر دل موم ہوتے ہیں۔ درندے و پرندے زیر حکم ہوتے ہیں۔ لوگ مطیع و فرمانبردار ہوتے ہیں۔ ضعیف اور ناتواں۔ طاقتور اور مریض دائم المریض سے شفا پاتے ہیں جس ارادہ سے اس جوہر مقناطیسی کو جن پر ڈالنا چاہو ڈال کر دیکھ لو۔ کہ اس کو کس طرح اپنی طرف کھینچ لیتی ہے۔ نظر نیک و بد کا جو اثر دوسروں پر پڑتا ہے وہ اظہر من الشمس ہے۔ دیکھو نظر بد کے لوگ کس طرح قائل ہیں۔ خصوصاً عورتیں اس کی زیادہ تر معتقد پائی جاتی ہیں۔ کیونکہ جب بچہ بیمار ہو جاتا ہے۔ تو فوراً نظر بد کا گمان کر کے تعویذ اور جنتر منتر سے اس کا علاج کرایا جاتا ہے۔ اور عموماً بچوں کو جلد آرام ہو جاتا ہے۔ گو زمانہ حال میں اکثر لوگ اس بات کے قائل نہیں ہیں۔ مگر تجربہ اس کا شاہد ہے۔ کہ جب کبھی خوبصورت

(جو اپنے دل کو اچھی لگے) چیز پر نگاہ پڑ جاتی ہے۔ تو طبیعت اُس کی خوبصورتی پر مائل ہو جاتی ہے۔ اور نتیجہ اس کا یہ نکلتا ہے کہ اگر دونوں طاقتیں برابر ہوں۔ تو مساوات رہے۔ اگر ایک طرف کی طاقت کمزور ہے۔ تو وہ اس وقت طاقت ور آنکھ سے مغلوب ہو جاتی ہے۔ اور اکثر ایسا بھی دیکھا گیا ہے۔ کہ کسی شخص نے بنظر محبت دوسرے شخص کے ساتھ آنکھ سے آنکھ ملائے۔ فوراً اس شخص پر تاثیر ہوگی۔ اور دونوں کے درمیان ایک ہی نظر میں رشتہ محبت قائم ہو جاتا ہے دیکھو نگاہ کی تاثیر طرفین کے دل پر محبت کا نقش ایسا جما دیتی ہے۔ کہ دونوں غیر قوم غیر جنس آپس میں شیر و شکر ہو جاتے ہیں۔ اس جگہ مجھے پھر دوہرانا پڑا۔ کہ عشق و محبت کی ابتداء نگاہ کی تاثیر سے ہوتی ہے۔ سچ ہے۔ شاعروں نے بھی اس کی تعریف اور توصیف میں کوئی دقیقہ نہیں چھوڑا۔ مگر اکثر لوگ شاعروں کے خیال میں مبالغہ سمجھتے ہیں مگر اس پر توجہ دینے سے مبالغہ معلوم نہیں ہوتا۔ اور ماننا پڑتا ہے کہ در حقیقت نگاہ میں ایشور نے بڑی طاقت دی ہے۔ اور یہ نگاہ ہی ہوتی ہے۔ جو دوسرے کے کلیجہ میں نشتر کی طرح چبھ جاتی ہے۔ اور اپنی کامل تاثیر سے دوسروں کو مطیع بنا دیتی ہے۔ نگاہ کیا ہے۔ محبت کا ایک ایلچی ہے جس سے قوت مقناطیسی پیدا کرنے کے صدہا طریقے اس علم کے عاملوں سے جاری ہیں۔ کوئی ابتداء میں کرسٹل (جو ایک قسم کا گول ہوائی

گولا ہوتا ہے) پر مشق کرتے ہیں۔ اور بعض آئینہ کو سامنے رکھ کر پریکٹس کرتے ہیں۔ بعض ہوائی گلاس صاف وشفاف میں پانی بھر کر اس پر نگاہ ٹھیراتے ہیں۔ اور بعض کوئی چمکیلی چیز کو متقابل رکھ کر قطر جماتے ہیں۔ یہ سب طریقے درست ہیں۔ اور مشاق کو جلد عامل بنا دیتے ہیں۔ مگر ابتدائے مشق میں مضر ثابت ہوئے ہیں لہذا ایک سہل اور آسان طریقہ آنکھوں میں قوتِ مقناطیسی پیدا کرنے کا سب سے بہتر یہ ہے:

طلسم

آنکھوں میں قوتِ مقناطیسی پیدا کرنا

اول۔ ایک سفید کاغذ جو کہ دبیز ہو اس کو سات انچ مربع گول کاٹ کر اس کے بیچ درمیان میں نہایت عمدہ چمکدار سیاہی سے روپیہ کے برابر گول نشان کردو۔ اور اس کو خوب سیاہ کردو تاکہ کسی جگہ اس گول نشان میں سفیدی نہ رہ جائے اور بعد ازاں اس کاغذ کو ایک موٹے کاغذ کی وصلی پر اس طرح صفائی سے چسپاں کرو۔ کہ اس میں سلوٹ نہ پڑنے پائے اور کسی ایسے مکان میں جہاں شور وغل کی آواز مطلق نہ سنائی دے۔ شمال کی دیوار متصفا پر اس قدر اونچا لٹکاؤ۔ کہ وہ سیاہ داغ نشست سے خواہ زمین پر ہو یا کرسی پر۔ آنکھوں کی

www.freeamliyaatbookspdf.com

نظر سے قریباً ڈیڑھ انچ کے بلندی رہے۔ اور تم خود اس کے مقابل روزانہ اوّل دو منٹ رفتہ رفتہ چارٹ کی دوری پر بیٹھ جاؤ۔ اگر نشست زمین پر اختیار کی گئی ہو تو پدم آسن یعنی چوکڑی مار کر بیٹھو۔ اور اُس سیاہ داغ کو خوب توجہ اور غور سے بلا گرنے پلکوں کے ٹکٹکی باندھ کر دیکھتے رہو اور سانس کو ناک کے رستہ آہستہ آہستہ خارج ہونے دو۔ روز مرہ ایک گھنٹہ یا کم و بیش جس قدر کہ تمہاری طبیعت ابتدائی حالت میں برداشت کر سکے عمل کو جاری رکھو۔ مگر جوں جوں تمہاری پریکٹس بڑھتی جائے اپنا وقت بھی بڑھاتے جاؤ۔ یہاں تک کہ ہر روز تمہیں دو گھنٹہ اس کی مشق کرنے کی عادت ہو جائے۔ ابتدائی عمل میں آنکھوں سے آنسو جاری ہونگے۔ اور کچھ تھکاوٹ سی تکلیف معلوم ہو گی مگر اس کا نتیجہ خطرناک نہیں ہے۔ بلکہ مفید نکلیگا۔ کیونکہ آنکھوں میں نورانی روشنی پیدا ہو گی۔ پس حسب ہدایت جب تم نظر جما کر غور اور توجہ سے اس سیاہ نشان کو دیکھو گے۔ اوّل تو پہلے ہی روز ورنہ دو چار یوم میں ہی آپ کو اُس سیاہ حلقہ کے گرد نورانی روشنی نظر آئیگی۔ مگر خیال رہے۔ کہ اس کو اس قدر جلدی قیام نہیں ہو گا۔ کبھی نظر آئینگی۔ کبھی گم ہو جائیگی۔ لیکن روز مرہ کی مشق سے وہ نور قائم ہوتا جائیگا۔ اور بعض وقت اس سفید روشنی میں سفید رنگ کے بادلوں کے ٹکڑے دکھائی دینگے۔ اس طرح کچھ دنوں تک اُس روشنی میں عجیب تغیر و تبدل ہوتا ہوا نظر آیا کریگا۔ مگر جب عامل اپنی مشق میں کامل دسترس

حاصل کریگا۔ تب وہ نور قائم ہوجائیگا۔ اور اس میں طرح طرح کی عجیب و غریب شکلیں نظر آیا کرینگی۔ اور بعض اوقات قبل از وقت دکھلائی دینگی۔ اور وہ نورانی روشنی عامل کی نظروں کے سامنے قائم ہوجائیگی۔ اور جس وقت وہ اس سیاہ نشان پر نظر ڈالیگا۔ وہ تمام نور اس حلقہ کے گرد بلکہ مکان کُل میں محیط نظر آئیگا۔ مگر اس جگہ یہ بتلا دینا بھی ضروری ہے کہ بعض غبی الحس اشخاص کو کئی کئی دنوں تک روشنی نظر نہیں آتی۔ اور ذکی الحس کو ایک دو روز میں ہی اس کا نظارہ ہونا شروع ہوجاتا ہے۔ اور فوراً اس کو سفید رنگ کے بادلوں کے ٹکڑے اِدھر اُدھر چکر لگاتے دکھلائی دیتے ہیں۔ اور قسم قسم کی رنگین اور شعاعیں نظر آکر تھوڑے دنوں کی مشق کامل سے وہ دوئی کا پردہ اُٹھ جاتا ہے۔ اور آنکھوں کے اندرونی پردوں میں یہ نورِ حقیقی داخل ہوکر عامل کو اپنی ہی قوت خیالی اور طاقت ارادی کے زور سے میدان اور جنگل اور ارواحین نظر آنے

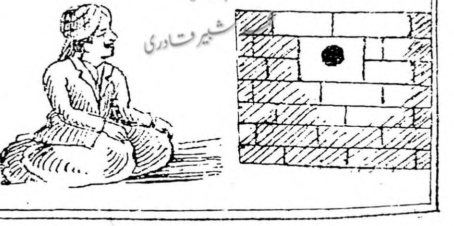

لگتی ہیں۔ اور ان کے عجیب و غریب افعال عامل پر ظاہر ہوتے ہیں دیکھو تصویر صفحہ ۲۶ ایک مشاق اس عمل کی مشق کس توجہ سے کر رہا ہے ؛

پس مشاق کو چاہئے۔ کہ اپنی مشق کو بڑھا دے۔ اور اس میں ناغہ نہ ہونے دے۔ کیونکہ ناغہ کرنا موجب خرابی عمل ہوگا۔ بلکہ وقت مقررہ سے تجاوز نہ کرے۔ اور یہ ایک اس ٹائم پر اپنی مشق کو جاری رکھے۔ پس اس عمل سے آنکھوں میں قوت مقناطیسی پیدا ہو جائیگی اور پھر وہ شخص جس کی طرف نگاہ جما کر چند لمحہ تک دیکھے گا۔ اُس پر اس کا رُعب چھا جائیگا۔ اور اس کی نیک و بد تاثیر عامل کی قوتِ ارادی سے اُس پر موثر ہوگا۔ ہم مقرر بتلا دیتے ہیں۔ کہ اس سیاہ داغ کی روزانہ مشق سے عامل کو جو آنند اور تسکین حاصل ہوتی ہے۔ اس کا اندازہ وہ خود ہی کرسکتا ہے۔ کیونکہ اس طریقہ میں اجتماع خیالات اور تصور اور یکسوئی قلب اور قوت روحانی چاروں چیزیں موجود ہیں جس سے عامل خود مستفیض ہو سکتا ہے۔ پس روحانی طاقت کے حاصل کرنے اور قدرت ایزدی کے مخفی راز معلوم کرنے کیلئے سب سے پہلا زینہ آنکھوں میں قوتِ مقناطیسی پیدا کرنا ہے۔ جس کی ترکیب بالکل آسان بتلا دی گئی ہے ؛

طلسم نہم

مسمریزم کی چند اصطلاحوں کا تذکرہ

(۱) **عامل** ۔ اس علم کے عمل کرنیوالے کو عامل کہتے ہیں۔ جو قوت

مقناطیسی کا اثر دوسروں پر ڈالتا ہے ؎

(۲) **معمول** - اُس کو کہتے ہیں - جس پر عمل کیا جائے -

(۳) **کرسٹل** - ایک بلور کا صاف و شفاف چمکدار گولہ ہوتا ہے - جو ابتدائے مشق اور بعض دیگر حالتوں میں عمل کیلئے کارآمد ہوتا ہے ؎

(۴) **خواب** - مقناطیسی وہ شیریں خواب جو عامل کی قوت جاذبہ سے معمول پر پڑتا ہے - اور وہ حالت کثیف سے لطیف میں چلا جاتا ہے اور غیب کی باتیں بتاتا ہے معمول اس عمل سے دور دراز کے سفر کرسکتا ہے

(۵) **پاس** - اس کو کہتے ہیں - جس کے ذریعہ نورانی روشنی جسم کے تمام حصوں میں پھیلائی جاتی ہے - اول سر سے پاؤں تک پاس کرنے کو لانگ یعنی لمبا پاس کہتے ہیں - اور سر سے سینہ تک پاس کرنے کو چھوٹا پاس کہتے ہیں - اور سر در پاس سے معمول کو روشنی پہنچائی جاتی ہے - اور اُلٹا پاس اس وقت کیا جاتا ہے جب معمول کے جسم سے نور علیحدہ کرکے اس کو بیدار کیا جاتا ہے ؎

پاس کیونکر کیئے جاتے ہیں؟

آپ کو آنکھوں میں قوت مقناطیسی پیدا کرنے کے ساتھ ہی پاس کرنے کی مشق بھی کرنی چاہئے - کیونکہ جس وقت آپ کسی پر قوت جاذبہ کو آنکھوں کے ذریعہ ڈالو گے - تو اُس کی کمی بیشی آپ کو پاسوں کے ذریعہ سے کرنی پڑے گی - اسلئے واجبی اور ضروری ہے - کہ آپ ان کی مشق بھی روز مرہ کریں - پس مشق کے لیئے ایک سفید دبیز کاغذوں کی سو ورق کی مجلد کتاب بنوالو -

اور روزمرہ اُس پر دس بیس منٹ تک پاس کیا کرو۔ اگر
مناسب ہو۔ تو زیادہ بھی کیا کرو۔ پس اول اُس کتاب کو کھول
کر کتاب اپنے سامنے رکھ لو۔ اور اپنے دونوں ہاتھوں کو کھول کر
کتاب کے اُوپر سامنے سے اپنی طرف کو لاؤ۔ مگر احتیاط رکھو کہ انگلیوں
کے سرے کتاب سے نہ لگیں۔ اور قریباً نصف انچ کتاب سے اوپر رکھیں
پس اس طرح بار بار اُوپر سے اپنی طرف ہاتھوں کو لاؤ۔ اس کو اُلٹا
پاس کہتے ہیں۔ اس طرح پاس کرنے سے روشنی باہر کو کھچ آتی
ہے اور اس کے برخلاف تو تم [illegible] کسی چیز میں داخل کر سکتے ہو۔
اسی طرح روزمرہ پریکٹس کرنے سے بذریعہ پاسوں کے جس چیز
میں روشنی داخل کرو گے پھر اُس میں سے خارج بھی کر سکو گے۔ دیکھو
تصویر اُس شخص کی جو کتاب پر پاس کر رہا ہے:

طلسمِ وہم

مراتبِ عمل مقناطیسی

بعض عامل ابتدائے مشق میں جب کسی معمول پر عمل کرتے ہیں اور دیکھتے ہیں۔ کہ معمول پر ان کے عمل کی کچھ تاثیر پڑی ہے۔ تو جلد بازی سے معمول پر سوالات کرنے شروع کردیتے ہیں۔ مگر معمول سوائے خاموشی کے ان کو کچھ جواب نہیں دیتا۔ اس وقت جلد باز عامل گھبرا کر اپنے عمل کو خراب کر کے معمول کی طبیعت کو بگاڑ دیتے ہیں اس لئے عامل کو یاد رکھنا چاہئے۔ کہ خواب مقناطیسی کے سات مرتبے ہیں۔ اور پھر ہر ایک مرتبہ کے تین تین درجے ہیں۔ پس جب معمول پر عمل کیا جائے۔ تو عمل کی تاثیر ہونے پر عامل کو دیکھنا چاہئے کہ معمول پر جس قدر تاثیر ہوئی ہے۔ وہ کس درجہ کی ہے۔ اگر عامل معمول کے مرتبہ کو دیکھ کر کچھ دریافت کرے گا۔ تو اس کا جواب کافی و شافی پائیگا۔ اگر عامل کوئی ایسا سوال کرے گا۔ جس کے جواب دینے کا مرتبہ معمول کو حاصل نہیں ہوا۔ یعنے اس مرتبہ میں معمول نہیں پہنچا۔ تو وہ اول تو جواب نہیں دیگا۔ اگر دے گا۔ تو غلط بیانی کرے گا۔ اس لئے یہ امر سب سے مقدم ہے۔ کہ عامل اپنے معمول پر اپنے عمل کا مرتبہ دیکھ کر اس سے سلسلہ گفتگو شروع کرے۔ اس لئے ہم ان ساتوں حالتوں کو بتلا

دیتے ہیں۔ شائقینوں کو اس کا خیال رکھنا چاہیے ؎

نقشہ مراتب عمل مقناطیسی

مرتبہ	حالت طبعی			نیم خوابی			خواب مقناطیسی			خواب بیداری			اندھا پن			بحران بینی			سماوجی		
درجہ	الف	ب	ج	الف	ب	ج	الف	ب	ج	الف	ب	ج	الف	ب	ج	الف	ب	ج	الف	ب	ج

حالت طبعی۔ یہ وہ حالت ہے۔ کہ جس میں معمول کے ہوش و حواس قائم رہتے ہیں۔ مگر اس حالت کے درجہ الف میں مستقل مزاج اور درجہ ب میں عامل کے کہنے پر عمل اور درجہ ج میں پہنچ کر اس کو اپنا سر جھکتا ہوا اور آنکھیں بوجھل معلوم ہوتی ہیں۔ کبھی آنکھیں بند کرتا ہے کبھی خود بخود کھول دیتا ہے ؎

حالت نیم خوابی۔ اس حالت میں معمول کبھی سونے کی خواہش کرتا ہے کبھی خود بخود جاگ اٹھتا ہے۔ یہ حالت حالت طبعی سے بہت ملتی جلتی ہے۔ مگر اس حالت میں معمول کو ظاہری کاموں کی طرف سے کچھ بے توجہی سی ہو جاتی ہے۔ اس حالت کے درجہ الف میں خاموشی اختیار کرتا ہے۔ اور درجہ ب میں سونے کی خواہش کرتا ہے۔ اور اپنی طبعی حالت کو بھول جاتا ہے۔ اور درجہ ج میں اپنے ارد گرد کی اشیاء کو بھول کر چپ چاپ خاموش ہو جاتا ہے۔ دوسروں کی باتیں سنتا ہے۔ مگر جواب نہیں دیتا۔ ہاں بلانے پر آواز دیتا ہے۔ مگر معمل جو سمجھ میں کچھ آئے اور کچھ نہ آئے جس وقت عمل سے معمول ایسی حالت میں پہنچ جائے تو عامل کو یقین رکھنا چاہیے کہ اب اس پر خواب مقناطیسی جلد پیدا

ہو کر اس کی ظاہری خواہشات کو معدوم کر دے گی۔

حالتِ خوابِ مقناطیسی۔ اس حالت کا نام خوابِ عمیق بھی ہے۔ یعنے معمول کی جسمانی حرکت بالکل معدوم ہوجاتی ہے۔ اور وہ سب سے بے خبری کے عالم میں چلا جاتا ہے۔ ظاہری حواس اس کے معطل ہوجاتے ہیں۔ مگر زندگی موجودہ کا حافظ اس کو باقی رہتا ہے۔ اس حالت کے درجہ الف میں اس کی طبیعت آرام کی طرف زیادہ متوجہ ہوتی ہے۔ اور وہ بولنا پسند نہیں کرتا بلکہ بات سن کر بھی جواب نہیں دیتا۔ اور درجہ ب ظاہری حواسوں سے الگ ہو کر باطنی حواسوں کو قائم کرتا ہے۔ اور درجہ ج میں یہ بالکل اپنے جسم سے بے خبر ہو جاتا ہے۔ اور اس کی تمام حرکات جسمانی مسدود ہوجاتی ہیں۔ اور یہ ایسا عالم بے خبری میں ہو جاتا ہے۔ کہ اگر ایسی حالت میں اس پر عمل جراحی کیا جائے۔ تو اس کو مطلق درد وغیرہ محسوس نہیں ہوتا۔

حالتِ خوابِ بیداری۔ جب معمول خواب مقناطیسی کے درجہ ج میں ہوتا ہے۔ تو وہ بہت جلد اسی حالت کو چھوڑ کر خواب بیداری کی حالت میں چلا جاتا ہے۔ اس حالت میں معمول حسب خواہش خود اندرونی حواسوں سے بیرونی چیزوں کو بالکل ایسے آنکھوں کے دیکھتا ہے جن کو دیکھ کر بعض وقت خوش اور بعض وقت مغموم بھی ہوتا ہے۔ اس کے درجہ الف میں نزدیک نزدیک کی چیزوں کو دیکھتا ہے۔ اور عامل کی بات کو سنتا ہے مگر عامل کے حکم سے کسی جگہ جانا پسند نہیں کرتا۔ اور درجہ ب میں

نورانی روشنی کے نور سے اس کا قلب منور ہو جاتا ہے۔ اور درجہ ج میں اس کی باطنی آنکھیں کھل جاتی ہیں۔ اور اس کو بو و بدبو، اور مزہ و بدمزہ کی تمیز نہیں رہتی۔ عامل کے ہم خیال ہو جاتا ہے۔ جس بات کا عامل اس کو یقین دلا دے۔ خواہ وہ جھوٹ ہی ہوتا ہو۔ مگر معمول کو اس کا کامل یقین ہو جاتا ہے۔ اگر اس حالت میں عامل تجربہ کرنا چاہے۔ تو معمول کو کوئی کڑوی چیز دیکر کہتے ہیں۔ کہ یہ چیز بڑی شیریں ہے۔ اور اس کا مزہ نہایت عمدہ ہے۔ معمول اس کو منہ میں لیکر عامل کے تصور کے بموجب شیریں اور بامزہ بتلائیگا۔ اگر معمول عامل کی مرضی کے برخلاف بتلا دے۔ تو جان لینا چاہئے کہ معمول ابھی خواب بیداری کی حالت میں نہیں پہنچا ۔

حالت اندرون بینی۔ اس حالت میں معمول ہر ایک چیز کی اندرونی کیفیت اور ماہیت سے آگاہ ہو جاتا ہے۔ اور ان کو وہ بخوبی دیکھتا ہے۔ زندگی اور موت کے واقعات بتا سکتا ہے۔ اس حالت کے درجہ الف میں عامل جس بات کو کہے۔ اس کا تصور اس کے دل پر بیٹھ جاتا ہے۔ اور درجہ ب میں اس کی اصلیت و ماہیت دیکھتا ہے۔ اور درجہ ج میں عامل کے پوچھنے پر اس کا راز بتلاتا ہے۔ مریضوں کی بیماری کی کیفیت اور ان کے علاج کے لئے نسخہ وغیرہ بھی بتلا دیتا ہے۔ اور ان کی زندگی و موت کی خبر بھی دے دیتا ہے۔

حالت بیرون بینی۔ اس حالت کو غیب بینی یا پیشگوئی بھی کہتے ہیں اس حالت میں معمول میں ایک ایسی طاقت روحانی پیدا ہو جاتی ہے جس سے یہ دور دراز کی چیزوں کو دیکھ سکتا ہے۔ عامل جس

مقام پر اس کو جانے کا حکم دیوے۔ وہاں روحانی طاقت سے پہنچ جاتا ہے۔ کوئی چیز راستہ میں اس کو نہیں روک سکتی چشم زدن میں تمام عالم کی سیر کر سکتا ہے اور عامل کے حکم سے معدوم موجود چیزوں کو روحانی طاقت سے موجود کر لیتا ہے۔ ہر ایک پوشیدہ چیز کا راز بتلا دیتا ہے۔ عامل جس چیز کی نسبت اس کو کہے وہ فوراً اس کے سامنے آجائیگی۔ مخفی علوم کے طریق و قواعد اور مشکل باتوں کو حل کر کے بتلا دیگا۔ غرضیکہ یہ وہ حالت ہے۔ جس سے معمول عالم ارواح سے گفتگو اور ان کے حالات سے بخوبی آگاہ ہوجاتا ہے مگر اس کے درجہ الف میں دور دراز کی چیزوں کو دیکھتا ہے۔ اور درجہ ب میں اس کو تمام عالم کی سیر کرنے کی طاقت پیدا ہوجاتی ہے۔ اور درجہ ج میں پہنچکر تمام چیزوں کے مخفی حالات اس پر منکشف ہوجاتے ہیں۔ اور عالم ارواح سے اس کو گفتگو کرنے اور سُننے کی طاقت ہوجاتی ہے۔ اور اس کا دل روشن ضمیری کی طرف متوجہ ہوتا جاتا ہے۔ اور پھر یہ روشن ضمیری کے درجہ میں پہنچنے کی کوشش خود بخود کرتا ہے۔

حالت سماودھی۔ یہ وہ مرتبہ ہے جو سوائے جوگیشروں کے اور کسی کو حاصل نہیں ہوتا۔ کیونکہ اس درجہ میں پہنچ کر انسان تمام دنیائے مافی الضمیر سے آگاہ ہوجاتا ہے۔ اور ایک ہی نظر سے کسی کو نہال اور کسی کو پامال کر دیتا ہے۔ جس طرح انسان حالت طبعی میں دنیاوی خواہشوں کا غلام بن کر دوسروں کی تابعداری اختیار کرتا ہے۔ اسی طرح اس حالت میں دنیا کی تمام چیزیں خود بخود

اس کی غلام بن کر اس کی تابعداری کے لیئے اس کے پیچھے بھاگتی ہیں
مگر یہ تمام چیزوں کو ہیچ سمجھ کر اس ذات واحدہٗ لاشریک میں اپنے
آپ کو ملا کر پرم آنند کو حاصل کر لیتا ہے۔ اس حالت میں معمول
کا پہنچنا سخت مشکل بلکہ ناممکن ہے۔ کیونکہ اس حالت میں غیر کی
محتاجگی نہیں رہتی۔ بلکہ تمام موجودات عالم کی بادشاہت مل جاتی
ہے۔ اس حالت کے تینوں درجے یکساں ہیں۔ مگر اس قدر ضرور
فرق ہے۔ کہ درجہ ا میں تمام دنیاوی خواہشوں کو ہیچ تصور
کرتا ہے۔ اور درجہ ب میں تمام چیزوں کو دیکھ کر خاموشی
کو ترجیح دیتا رہتا ہے۔ اور درجہ ج میں بادشاہت کا مرتبہ حاصل
کر کے کسی کو شاہ اور کسی کو گدا بنا دیتا ہے۔ لیکن یہ مرتبہ ہر ایک
شخص کو ملنا مشکل ہے۔ بلکہ ناممکن ہے۔ کہ معمول عامل کی روحانی
مدد سے اس درجہ میں پہنچ جائے۔ ہاں اگر عامل خود اس درجہ کا
ہوگا۔ تو وہ معمول کو کیا بلکہ جس طرف نگاہ اٹھا کر دیکھے گا۔ وہی
اس مرتبہ میں پہنچ جائیگا۔ بس جو شخص اس مرتبہ کو حاصل کرنا
چاہے۔ وہ تمام ابتدائی مرحلہ اس عمل کے حل کرتے معمولوں کو چھوڑ
کر پھر اپنے آپ پر عمل کیا کرے۔ جن کے مختصر طریقہ و عمل اس
رسالہ کے طلسم ہفتم میں درج کی گئی ہیں ؂

www.freeamliyaatbookspdf.com
FREE AMLIYAAT BOOKS
www.facebook.com/groups/freeamliyaatbooks

طلسم یازدہم

مسمریزم کے نادر تجربات

قوتِ ارادی کے جذبہ کی تاثیرات!

جب عامل اپنی ابتدائی مشقوں میں کامل مشاق ہو جائے۔ اور آنکھوں میں مقناطیسی قوت بخوبی پیدا ہو جائے۔ تو چاہیے کہ پھر اس کو مختلف اشیاء پر تجربہ کر کے اپنی محنت کا نتیجہ دیکھے۔ تاکہ اس کے دل کو تسکین ہو جائے۔ کہ درحقیقت میری محنت کا ثمرہ درست نکلا۔ اول دو پیالہ مٹی کے لیکر ایک ہی وقت پر ان دونوں میں جَو کے دانہ بو دو۔ جب وہ ایک انچ کے قریب اونچے ہو جائیں۔ تو ایک پر نشان الف اور ایک پر نشان ب کر دو۔ اور ہر روز صبح کے وقت مقررہ ٹائم پر نشان (الف) کو دائیں اور نشان (ب) کو بائیں جانب بالمقابل دونوں کو قریب قریب رکھ کر دونوں پر ہر روز بلاناغہ اس طرح عمل شروع کرو۔ کہ پیالہ الف و ب دونو پر خوب یکساں نظر جماؤ۔ اور قوتِ ارادی کی طاقت ان پر اس طرح ڈالو۔ کہ پیالہ (الف) کی نسبت تصور کرو۔ کہ اس کے پودے بڑھ رہے ہیں۔ اور پیالہ (ب) کی نسبت تصور کرو کہ اس کے پودے بہ نسبت الف کے پیالہ کے چھوٹے ہوتے چلے جاتے ہیں۔ اس طرح ہر روز وقت مقررہ پر عمل کر کے ان کو

اٹھا کر رکھ دیا کرو۔ پس کچھ دن گذرنے کے بعد ان دونو پیالوں کے پودوں کو دیکھو۔ کہ پیالہ الف کے پودے نسبت پیالہ ب کے بڑے ہونگے۔ اس امر کی احتیاط رکھو۔ کہ غلطی سے کسی روز عمل اُن پر برعکس نہ ہو جائے۔ یعنے پیالہ الف۔ ب کی جگہ نہ رکھا جائے بوقت عمل دیکھ لیا کرو۔

طلسم و ولایتی عمل

قوت ارادی کی نادر ترکیب عمل

یہ ایک نادر عمل ہے۔ اس کے کرنے کی یہ ترکیب ہے۔ کہ اول ایک سوئی باریک لیکر اس کے درمیان میں ایک بہت باریک دھاگا اس طرح باندھو۔ کہ جب اس کو اٹھایا جائے۔ تو ترازو کی مانند اس کا وزن دونوں طرف یکساں رہے۔ پھر اس کو اس طرح

ایک تنہائی کی جگہ میں میخ گاڑ کر لٹکا دو۔ مگر احتیاط رکھو۔ کہ اس جگہ ہوا کا گذر نہ ہو۔ اور وہ لٹکتی ہوئی سوئی دیوار سے نہ لگی ہو۔ پھر تم اس کے مقابل دم روک کر دوزانو بیٹھ جاؤ۔ اور سوانس اس قدر آہستہ آہستہ لو کہ سوئی کو تمہارے سانس لینے سے جنبش نہ ہو۔ اور تم اپنے دست راست کی پانچوں انگلیاں اکٹھی کر کے انگلیوں کے پوروے سوئی کے عین قریب تر لے جاؤ۔ اور احتیاط رکھو۔ کہ تمہاری انگلیوں کے سرے اس سوئی سے مس نہ کریں۔ مگر عین اس کے قریب تر رہیں اور تم آہستہ آہستہ اپنے ہاتھ کو پیچھے ہٹاتے آؤ۔ اور دل میں ارادے کا پورا تصور رکھو۔ کہ سوئی انگلیوں کی طرف کھچی چلی آرہی ہے۔ روزمرہ ایک گھنٹہ تک یہ مشق کیا کرو۔ ایک ہفتہ بلکہ اس سے پیشتر ہی ایسا ہوگا۔ کہ سوئی تمہارے ارادے کے موافق کشش کرے گی۔ اور رفتہ

www.freeamliyaatbooks.blogspot.com
FREE AMLIYAAT BOOKS
www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks

رفتہ رفتہ یہاں تک نوبت پہونچ جائیگی کہ وہ سوئی جس قدر تم ہاتھ ہٹاؤ گے اسی قدر وہ تمہارے ہاتھوں کی طرف آئیگی۔ اور اگر تم ہاتھ اس کی طرف بڑھاؤ گے۔ تو وہ خود بخود پیچھے ہٹتی ہوئی چلی جائیگی صفحہ ۳۸ پر تصویر عامل جو سوئی پر مشق کر رہا ہے ÷

طلسم سیزدہم

قوت خیالی کا شعبدہ

یہ بھی ایک عجیب شعبدہ ہے جس کی ترکیب یہ ہے کہ ایک ایسا روپیہ لو جس میں چاندی کا کنڈہ لگا ہوا ہو۔ اس کنڈے میں سیاہ ریشم کا ڈورہ آدھ گز لمبا باندھ دو۔ اور پھر ایک بلور کا سفید گلاس میز پر رکھدو۔ اور پھر اسی کونی میز پر رکھ کر ڈور کا سرا دست راست کی چٹکی میں پکڑ لو۔ اور روپیہ کو گلاس میں اس طرح لٹکا دو کہ وہ نہ گلاس کی پیندی سے لگے۔ اور نہ گلاس کے ارد گرد بلکہ عین گلاس کے درمیان میں لٹکا ہوا رہے۔ اس وقت تم اپنے دل میں خوب توجہ اور غور سے خیال کرو کہ اب کتنے بجے ہونگے۔ پس چند روز اس طرح مشق کرنے سے جب تم خیال کرو گے کہ اس وقت کتنے بجے ہیں۔ تو فوراً جتنے بجے ہونگے اتنی ہی دفعہ وہ روپیہ خود بخود گلاس میں ٹکر لگائیگا۔ اور جتنے بجے ہونگے اتنے ہی بجائیگا۔ جب یہ مشق اچھی طرح ہو جائے تو جب دل

چاہیے اس وقت جس قدر بجے ہوں معلوم کریں۔ میز پر گلاس اور
گھڑی رکھنے اور لٹکانے کی ترکیب اس تصویر سے عیاں ہے ؛

www.freeamliyaatbooks.com
FREE AMLIYAAT BOOKS
www.facebook.com/groups/freeamliyaatbooks/

طلسم چہاردہم

حیوانوں پر عمل مقناطیسی

اگر حیوانوں کو اپنا مطیع و مسخر کرنا چاہو۔ تو اُن پر بھی اس عمل کی ویسی ہی تاثیر ہو سکتی ہے جیسی انسانوں پر ہوتی ہے۔ لیکن حیوان اس عمل کی تاثیر کو کچھ وقت کے ساتھ قبول کرتے ہیں۔ کیونکہ جن نشیب و فراز کو مدنظر رکھ کر انسان پر عمل ہوتا ہے۔ یہ باعث نہ سمجھنے ہماری باتوں کے اُس ترکیب پر نشست و برخاست نہیں کرتے اور عامل کو بڑی مشکل اور دقت سے ان پر قوت مقناطیسی

کا اثر ڈالنا پڑتا ہے۔ پس غیر جنس پر قوت ارادی کے ڈالنے میں بہت دقت اور تکلیف ہوتی ہے۔ جس غیر جنس پر عمل کرنا چاہو سب سے اول اُس جنس کے پید ائشی بچوں پر عمل کی پریکٹس اور مشق کرو۔ اور رفتہ رفتہ اُس سے بڑوں پر کرتے جاؤ۔ اُس طرح کی پریکٹس اور مشق سے اُس جنس کے تمام حیوان خورد و کلاں جن پر تم عمل مقناطیسی کرو گے۔ وہ فوراً اس عمل کو قبول کرینگے۔ اور تمہارے مطیع رہیں گے۔ اکثر آپ نے سنا ہوگا۔ کہ فلاں شخص نے خونخوار جانوروں کو عمل کی تاثیر سے بلا خوف و خطر گردن سے پکڑ لیا۔ اور اس نے کان تک نہ ہلایا۔ فلاں شخص کے پاس ایک ایسا عمل تھا۔ کہ وہ اڑتے ہوئے جانوروں کو تعویذ دکھلا کر کھینچ لیتا تھا۔ اور وہ اس کے پاس آکر بیٹھ جاتے تھے۔ اور جب وہ کہتا تھا۔ کہ اڑ جاؤ تو وہ اڑ جاتے۔ ایسے عملوں کو اکثر لوگ **جادو گری** سے نسبت دیا کرتے ہیں۔ جو ان کے نزدیک در حقیقت جادو ہی ہے۔ بلکہ یہ سب قوت مقناطیسی کے شعبدے ہیں کیونکہ اس علم کے عامل اپنی قوت ارادی سے ساکن چیزوں کو متحرک اور متحرک کو ساکن کر کے دکھلا دیتے ہیں۔ تو پھر یہ کوئی بڑی بات نہیں۔ کہ اس قوت کے ذریعہ کسی حیوان کو اپنے حکم کے تابع و فرمان کر لیا جائے۔ جن لوگوں کو اس پر اعتراض ہو۔ وہ مندرجہ ذیل تجربہ پر عمل کر کے دیکھ لیں ؛

تجربہ۔ بالکل آسان تجربہ ہے۔ جس کو ہر شخص خود کر کے دیکھ سکتا ہے۔ ایک بلی کا چھوٹا بچہ عمل کے لیئے منگالو۔ اور اس کی خورد و نوش

اچھی رکھو۔ اور اس سے محبت اور پیار زیادہ کرو۔ نجاست اور
غلاظت سے اس کو پاک رکھو۔ پس ہر روز تنہائی مکان میں اس
کو مقابل بٹھا کر اس کے گلے میں رسی ڈال کر کھونٹی سے اس کو
باندھ دو۔ اور اس کی پیشانی اور آنکھوں پر خوب نظر جماؤ۔ اور
ٹکٹکی باندھ کر دیکھو۔ اس بات کی چنداں پرواہ نہ کرو۔
کہ اس نے آنکھ بند کر لی ہے۔ تم برابر اس پر نظر جما کر خوب غور اور
توجہ سے اس کے چہرہ کی طرف دیکھتے رہو۔ متواتر کئی روز تک
عمل کرتے رہو۔ چند روز کی مشق کے بعد اس بلی کے بچہ میں تمہاری
قوت مقناطیسی کا اثر ہو جائیگا۔ اور تم دیکھو گے۔ کہ وہ تم سے محبت
زیادہ کرے گا۔ اور جو اشارہ تم اس کو زبان سے یا آنکھ سے کرو گے
اس کو فوراً سمجھ جائیگا۔ اور تمہارے حکم کی تعمیل کرے گا۔ اگر تم اس
کو بیہوش کرنا یا نیند میں سلانا چاہتے ہو۔ تو اس کے دونو بازو پکڑ

FREE AMLIYAAT BOOKS
www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks
محمد شبیر قادری

کہ اس کی آنکھوں کی پتلیوں پر نگاہ جماؤ۔ اور خوب توجہ سے اس تصور سے کہ اس کو خواب مقناطیسی میں ڈال رہا ہوں۔ دیکھو تھوڑی دیر میں اس کو نیند آنے لگیگی۔ پس تم اس کو لٹا کر اس پہ پاس کرنے شروع کردو۔ تھوڑی دیر کے بعد دیکھوگے وہ گہری نیند میں سویا ہوا ہے ؞

طلسم پانزدہم

انسانوں پر عمل مقناطیسی

تجربہ سے دیکھا گیا ہے۔ کہ سب لوگوں پر عمل مقناطیسی کا اثر یکساں نہیں ہوتا۔ اس لئے کہ بعض انسانوں میں قدرتاً قوت مقناطیسی زیادہ ہوتی ہے۔ اور بعض لوگ اس علم کے کتب کا مطالعہ کر کے بڑے ہوشیار ہو جاتے ہیں۔ اور عمل کے وقت ایسے وسائل اختیار کر لیتے ہیں جن سے ان پر عمل کی تاثیر نہ ہو سکے۔ پس عامل کو چاہئے۔ کہ جہاں تک ہو سکے اپنی قوت جاذبہ کو خوب مضبوط کرے تا کہ وہ ہر ایک پر اپنے عمل کی تاثیر یکساں ڈال سکے۔ ابتداء میں یہ عمل چھوٹے چھوٹے بچوں پر کرنا چاہئے۔ اور رفتہ رفتہ اس سے بڑوں پر کرنے سے جلد کامیابی ہوتی ہے۔ اول کوئی ایسا چھوٹا بچہ جس سے تم کو دلی محبت اور انس ہو۔ اُس کو اپنا معمول بناؤ۔ اور ہمیشہ اُس سے محبت اور پیار اور اس پر تنہائی میں ہر روز

بلاناغہ عمل کرو۔ تاکہ آئندہ سب پر یکساں عمل کرنے کی طاقت تم میں پیدا ہو جائے۔ مگر بعض حالتوں میں مختلف بچوں اور جوان آدمیوں پر عمل کرنے میں ناکامیابی ہوتی ہے۔ اس لئے چاہئے۔ کہ اول جب کسی ناواقف پر جس سے پہلے اس عمل کا رابطہ اتحاد نہ ہو عمل کرنا چاہو تو اول شناخت کیلئے یہ ترکیب اختیار کرو۔ کہ چند لڑکوں کو بلا قید عمر ایک سیدھی قطار میں پاؤں کے سہارے بٹھلا دو۔ اور وہ سب اپنے ہاتھ اس طرح پر رکھیں۔ کہ ان کی ہتھیلیاں اوپر کو رہیں۔ اور عامل ان کی ہتھیلیوں کے نیچے اپنے ہاتھ کی انگلیوں کے سرے ان کو ایک سرے سے دوسرے سرے تک مسلسل ہلاتا ہوا حرکت دیتا ہوا چلا جائے۔ مگر عامل کی انگلیاں ان کی ہتھیلی کی نچلی سطح کو نہ چھوئیں۔ بس اس طرح سے متواتر حرکت دینے پر ان میں سے بعض کو کچھ نہ کچھ اثر معلوم ہوگا۔ کسی کو گرمی کسی کو سردی اور کسی کو ہاتھ کی ہتھیلیوں میں خارش جسم میں گدگدی معلوم ہوگی۔ بلکہ کسی کو

اپنے جسم میں سوئیاں چبھتی ہوئی اور کسی کو بدن میں سنسناہٹ معلوم ہوگی لیکن جس پر ایسا اثر معلوم ہو۔ اُس پر خواب مقناطیسی جلد غالب آئیگا۔ اس کو اپنا معمول بنا لو۔ دیکھو ایک عامل اپنے معمول کی شناخت کر رہا ہے

دوسری ترکیب شناخت معمول کی نسبت یہ ہے کہ معمول خوبصورت خوش وضع۔ نازک مزاج۔ خوش کلام۔ پاکیزہ تن۔ نفاست پسند۔ نو آشنا۔ آنکھیں رسیلی۔ نیک عادت ہو۔ اگر لڑکا ہو۔ تو عمر ۱۴ سال سے زیادہ نہ ہو۔ اور عورت خواہ کسی عمر کی ہو مضائقہ نہیں۔ مگر عامل کیلئے یہ سخت قید ہے۔ کہ معمول خواہ لڑکا ہو یا عورت اس سے غیر تعلق پیدا کرنا تو درکنار اس کا خیال بھی دل میں نہ لائے۔ صرف تعلق سلسلہ کے پیدا کرنے کیلئے اُس سے محبت کا رشتہ قائم کرے۔ ایسا معمول جلد اثر کو قبول کرتا ہے۔

طلسم شانزدہم

علم مسمریزم کے فائدے

(۱) عامل کے بخیال معمول ہو جائیگا۔ اور حکم کا تابعدار رہیگا۔

(۲) عامل کے کہنے پر معمول ہر ایک سے بموجب منشاء عامل محبت و دشمنی کریگا۔

(۳) معمول عامل کے کہنے پر خاص شے پر رغبت کرے گا۔

(۴) عامل معمول کو جہاں بھیجنا چاہے گا۔ وہاں جائیگا۔

(۵) عامل کے حکم کے بدون معمول خواب میں کسی دوسرے شخص کی بات کا جواب نہیں دیگا۔

(۶) معمول بیغامل عمل جراحی بلا تکلیف پہنچنے کے کر سکتا ہے۔

(۷) معمول گمشدہ اشخاص اور زر و مال کا پتہ بتلا سکتا ہے۔

(۸) معمول حسب الحکم عامل مردہ ارواحوں سے بات چیت کر سکتا ہے ؂

(۹) جس شخص پر عمل مسمریزم متواتر کیا جائے اس کو کوئی آسیب یا مرض نہیں ہو سکتی

(۱۰) عامل اس علم کے ذریعہ مریضوں کا علاج کر سکتا ہے۔ اور بلا دوائی کے بعض مرضوں کا دفعیہ کر سکتا ہے اور ادویات پر بھی مسمریزم کا عمل کر کے اُن کو مؤثر کر سکتا ہے ؂

علم مسمریزم کے نقصانات سے بچو:-

(۱) آنکھ کی مشق بڑھانے میں بہت زور سے آنکھیں پھاڑ کر نہ دیکھو ؂

(۲) عمل کے وقت روشنی مکان عمل میں کافی رکھو۔ جس سے تم معمول کی آنکھوں سے بخوبی آنکھیں ملا کر عمل کر سکو ؂

(۳) معمول ایسا ہو جس کو غلط بیانی کی عادت نہ ہو۔ اور سوال کرنے پر درست جواب دیوے۔ اگر کسی وقت وہ غلط جواب دیوے تو بار بار اُسے پوچھو تا کہ جواب راست دیوے ؂

(۴) سوال ایسا کرو جس کو وہ بخوبی سمجھ لیوے۔ اور کوئی بات ایسی نہ پوچھو۔ جو اس کے حد امکان سے باہر ہو یعنی جس درجہ کا عمل ہو۔ اسی درجہ کا سوال کرو ؂

(۵) ابتدائے مشق میں معمول کو ایسی جگہ جانے کو نہ کہو۔ جہاں اس کو خوف ہو مثلاً ارواح وغیرہ کے پاس مت بھیجو۔ اگر بھیجتے ہو۔ تو معمول کے گرد روشنی کا دائرہ خوب مضبوط باندھ دو ؂

(۶) جب تک معمول اس بات کا جواب نہ دیوے۔ تب تک دوسری بات اس سے نہ پوچھو۔ اور نہ بار بار سوال کر کے اس کو دق کرو ؂

(۷) اگر معمول تمہارے حکم پر کسی شخص سے لڑنے لگے۔ تو بہتر ہے کہ

تم اس کے ہاتھ میں روشنی کا ڈنڈا پکڑا دو۔ تاکہ وہ فتح پائے ورنہ معمول وہاں مغلوب ہو جائے گا ؛

(۸) اگر معمول کو کسی اندھیرے یا تاریک مکان میں کسی چیز کی دریافت کے لیے بھیجو۔ تو اس کے ہاتھ میں نور کا چراغ دے دو۔ تاکہ وہ گھبرا نہ جائے ؛

(۹) اگر معمول کو کسی بلند جگہ پر چڑھانا چاہتے ہو۔ تو معمول کے وہاں پہنچنے پر نور کی روشنی کی سیڑھی وہاں لگا دو۔ اور اس کو کہدو۔ کہ سیڑھی کے رستہ اوپر چلا جائے ؛

(۱۰) معمول سے ہمیشہ اقرار کرا لو۔ کہ وہ بلا حکم تمہارے کہیں نہ جائے کیونکہ بعض اوقات عالم ارواح میں جا کر معمول واپس آنا پسند نہیں کرتا ؛

خواب مقناطیسی پیدا کرنے کی ترکیبیں

اول۔ جس شخص پر عمل کرنا چاہو۔ اس کو اپنے بالمقابل اس طرح بٹھلا دے۔ کہ پشت اس کی بجانب شمال اور منہ جنوب کی طرف ہو۔ معمول دو زانو ہو کر بیٹھے عامل اس طرح اس کے مقابل کسی قدر اونچا بیٹھے۔ اور معمول کے دائیں ہاتھ کے انگوٹھا سے اپنا بایاں انگوٹھا اور بائیں سے دایاں انگوٹھا کا پورا اس طرح ملا دے۔ کہ عامل اور معمول کے انگوٹھے کے ناخن ان کے اپنے اپنے جسم کی طرف رہیں۔ میرا اپنا تجربہ ہے۔ کہ اگر عامل و معمول اس طرح پانچوں انگلیوں کے پوروں سے ملا کر عمل کریں

تو بہت جلد اثر ہوگا - دیکھو تصویر ذیل کو

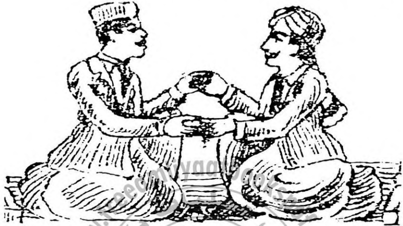

بس اس طرح سے نشست اختیار کر کے عامل خوب نظر جما کر دلی توجہ سے معمول کی آنکھوں کی اندرونی پتلیوں کو ٹکٹکی باندھ کر بلا گردش پلکوں کے دیکھے - اور معمول کو بوقت نشست ہدایت کرے - کہ وہ تمام خیالوں کو ترک کر کے عامل کی نظر سے نظر ملا کر بلا گردش پلکوں کے دیکھتا رہے - اور عامل تصور کرے کہ معمول کی آنکھوں میں قوت مقناطیسی بھر کر اس کے دماغ میں روشنی جمع ہو رہی ہے - اور انگلیوں کے ذریعہ قوت ارادی گردش کر کے معمول کے قلب میں پہونچ رہی ہے -

تجربہ - جس وقت عامل اس طرح عمل شروع کریگا - تو اس کو معلوم ہو جائیگا - کہ معمول اور میرے درمیان میں ہم انگلیوں کے سروں سے ایک بجلی کی مانند تیز حرکت سرسراہٹ کر رہی ہے - یہ وہ نور ہے جو عامل کے دائیں انگوٹھے سے نکلکر معمول کے انگوٹھے سے ہوتا ہوا بازو راستے سے قلب میں پہونچکر چکر لگاتا ہے - اس لئے عامل کو اس

وقت خوب غور اور توجہ سے خیال کرنا چاہئے۔ کہ یہ نور معمول کے
بیرونی حواسوں پر غالب آکر اندرونی حواسوں کو روشن کر رہا
ہے۔ اور اس پر خواب مقناطیسی پیدا ہو رہی ہے۔ پس کچھ دیر
کے بعد عامل کی قوتِ خیالی اور ارادی کا اثر معمول پر پڑے گا
اور معمول کا چہرہ سرخ اور آنکھوں میں نیند آنی شروع ہوگی
کبھی آنکھیں بند کر لیگا۔ کبھی کھول لیگا۔ پس جب وہ بار بار
ایسا کرنے لگے۔ تو معمول کو کہدو۔ کہ اپنا بدن ڈھیلا چھوڑ دے
تاکہ اس پر عمل روحانی کی تاثیر جلد ہو۔ مگر خیال رہے۔ کہ
بعض لوگ ایسے بھی دیکھے گئے ہیں۔ جن کو بچپن سے عادت سوتے
وقت آنکھیں کھلی رکھنے کی ہوتی ہے۔ اور ان پر ایسا عمل جب
سے بدستور اپنی عادت کے موافق آنکھیں کھلی رکھتے ہیں۔ اگر
ایسے معمول پر اتفاق عمل ہو۔ تو بروقت غالب ہونے خواب
مقناطیسی عامل اسکی آنکھیں خود نرم ہاتھ سے بند کر دے۔ اور
بعد ازاں عامل اپنے داہنے ہاتھ کا انگوٹھا معمول کی بائیں آنکھ
اور بائیں ہاتھ کا انگوٹھا داہنی آنکھ کے بالکل قریب۔ اور اس
کے ابرو پر اس طرح رکھے کہ وہ معمول کے جسم سے نہ
چھوئیں۔ مگر بالکل قریب تر رہیں۔ اور عامل تصور کرے کہ
معمول کو نور سے منور کر رہا ہوں۔ اور اس منور نور سے معمول
عالم خواب میں جا رہا ہے۔ پس تھوڑی دیر کے بعد معمول جلدی
جلدی سانس لینی شروع کر دے گا۔ اور سویا ہوا معلوم
ہوگا۔ دیکھو تصویر ذیل کو کہ عامل اپنے معمول کو نور سے

www.freeamliyaatbooks.com FREE AMLIYAAT BOOKS www.facebook.com/groups/freeamliyaatbooks
محمد شبیر قادری

متصور کر رہا ہے ؛

جب معمول پر گہری نیند آنے لگے۔ تو عامل کو چاہئے۔ کہ اس کو آرام
اس جگہ لٹا دیوے۔ اور اس کے دست راست کی طرف شکم کے
نزدیک بیٹھے۔ اگر عامل کا جسم معمول کے جسم سے مس نہ ہو۔ اور
بالکل قریب بیٹھ کر اپنے دونوں ہاتھوں سے بغیر چھوئے جسم
معمول کے سر سے پاؤں تک لمبے پاس کرے۔ یعنے کھلے
ہاتھوں کو چہرہ سے پاؤں تک لا دے۔ اور جب پاؤں پر
پہونچے اپنی مٹھی بند کر لیوے اس طرح ہر پاس میں بند
مٹھی کو چہرہ کے پاس سے کھول کر پاؤں تک لا دے۔ چند
مرتبہ لمبے پاس کرنے سے معمول بالکل عالم بیہوشی میں ہو
جاویگا۔ اور اس کو اپنے جسم کی بالکل خبر نہیں رہیگی ؛
دیکھو تصویر ذیل کو کہ عامل اپنے معمول پر پاس کر رہا ہے
تصویر صفحہ ۵۱ پر ملاحظہ فرماویں ؛

ایسی حالت میں عامل معمول کو بڑی محبت اور پیار سے بُلاوے
اور آہستہ اور نرم آواز سے اُس سے بات کرے۔ مگر تجربہ
سے دیکھا گیا ہے۔ کہ بعض ذکی الحس معمول ایسے بے حس ہو
جاتے ہیں کہ وہ عامل کی بات کا جواب نہیں دیتے۔ ایسی حالت
دیکھ کر عامل کو گھبرانا اور متفکر ہونا نہیں چاہئے۔ بلکہ مستقل مزاجی
سے اُس کے دست راست کے انگوٹھا کو نہایت آہستہ اور نرمی
سے دبا دے۔ اگر اس پر بھی نہ بولے۔ تو ہاتھوں کی ہتھیلیوں
کے ذریعہ اس کے کانوں میں شنوائی کی روشنی پہنچا دے۔
اگر اس پر بھی نہ بولے۔ تو اس کے جسم پر چند مرتبہ الٹا پاس
کرکے اس کو مخاطب کرے۔ تب معمول عامل کی بات کا جواب
دیگا۔ اوّل عامل معمول سے دریافت کرے کہ وہ کہاں ہے۔ اگر
وہ اپنی موجودگی کسی دیگر مقام پر بتلا دے تو عامل اس کو واپسی
کی ہدایت کرے۔ اگر وہ خوف زدہ ہو کر رونے یا چلانے لگے۔

تو اسے حوصلہ اور تسلی دے کر باعث دریافت کرے۔ اگر وہ کسی جگہ سے خوف آنے کی کیفیت بیان کرے۔ تو اپنے تصور سے اس کے خوف کو دور کر دے۔ اگر کوئی شخص اس کو مارتا ہو تو اس کے ہاتھ میں نور کی لاٹھی دیکر اس کو دلیر بنا دے۔ اگر کسی ایسے شخص سے مقابلہ ہونا بیان کرے۔ کہ جہاں اس کو خطرہ جان ہے۔ تو نور کی تلوار اس کے ہاتھ میں دے کر مخالف کو زیر کرا دے۔ غرضیکہ معمول کو ہر طرح سے بہادر جوانمرد بنا دے۔ اگر معمول مکان عمل میں خندہ رو ہو کر اپنی موجودگی بتلا دے۔ تو اول اس سے روشنی کا رنگ دریافت کرے۔ خیال رہے کہ خواب مقناطیسی کی روشنی کا رنگ سفید اور کسی قدر نیلگوں بھی ہوتا ہے۔ اگر اس کے برعکس بتلا دے تو چہرہ پر چند پاس کر کے سفید روشنی ہونے کا اس کو یقین دلائے جس وقت معمول اس روشنی کو قبول کرے۔ تو اول مکان عمل کی اشیاء اس سے دریافت کرے۔ اگر وہ ٹھیک ٹھیک بتلا دے تو پھر اس سے دیگر حالات معلوم کرے۔ اور جو جو باتیں عامل اس سے دریافت کرنا چاہے۔ نہایت آرام اور شیریں کلامی سے کرے چونکہ معمول عامل کے حکم میں ہوتا ہے۔ وہ دوسرے سے کلام نہیں کرتا۔ اور نہ غیر کو بات پوچھنے پر جواب دیتا ہے۔ جب تک کہ عامل کسی دیگر شخص سے معمول کو اجازت نہ دلوا دے۔ پس جب معمول پر پورا عمل مقناطیسی طاری ہو گیا۔ تو وہ روحانی شیشہ میں اپنی باطنی آنکھوں سے موجودات عالم کی کیفیت و

ماہیت کو بخوبی دیکھتا ہے۔ مگر اس درجہ میں ہر ایک معمول نہیں ہو سکتا۔ ہاں عامل جس پر روزانہ عمل کی مشق کرتا ہو۔ اور اکثر اوقات ایسے درجہ میں بعض وقت چلا جاتا ہے۔ اور عالم ارواح سے رابطہ و اتحاد پیدا کر لیتا ہے ؞

معمول کو ہوش میں لانا

بہتر تو یہ ہے کہ عمل کرنے سے پیشتر ہی معمول کو عامل کہہ دے کہ اتنی دیر سوتا ہوگا۔ اور اس کے بعد خود بخود جاگ اٹھیگا۔ اگر اتفاقیہ عمل ایسا کیا جائے کہ عامل بھول جائے اور معمول گہری نیند میں چلا جائے۔ اور وہ وقت مقررہ پر نہ اٹھے۔ تو عامل کو چاہیئے کہ اس پر الٹا پاس کرنا شروع کردے۔ یعنی معمول کو بائیں جانب بیٹھ کر پاؤں سے سر کی طرف پاس کرے اور جب چہرہ پر ہاتھ پہنچے۔ تو ان کو اپنے جھٹک دے اس طرح متواتر پاس کرتا جائے۔ اور تصور رکھے۔ کہ معمول کے جسم سے وہ نورانی نور جو اس کے اندر داخل کیا گیا تھا۔ کھینچ کر باہر نکال رہا ہوں۔ اس طرح تھوڑی دیر کے بعد معمول خود بخود ہوش میں آجائیگا۔ اور وہ تمام باتیں اگر تم نے بوقت عمل جاگنے کے وقت بھی یاد رکھنے کو کہا ہے۔ تو اس کو یاد رہینگی۔ ورنہ وہ سب باتیں اس کو ہوش میں آکر بھول جائینگی۔ دیکھو تصویر ذیل کہ عامل اپنے معمول سے نورانی نور کھینچ کر ہوش میں لا رہا ہے :-

www.freeamliyaatbooksplot.com FREE AMLIYAAT BOOKS www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks

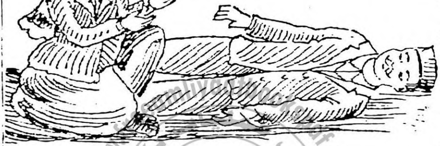

دوسری ترکیب

عامل معمول کو سامنے بٹھلا کر اس کے انگوٹھے دست راست کو اپنے دست چپ اور دست چپ کو دست راست سے نرم نرم دبا دے اور حسب ہدایت ترکیب اول عمل کرے۔ دیکھو تصویر ذیل کو....

تیسری ترکیب

عامل معمول کو اپنے سامنے قریب بٹھا کر اس کو ہدایت کرے کہ وہ عامل کی طرف خوب نظر جما کر دیکھے۔ اور عامل بھی اس کی طرف خوب ٹکٹکی باندھ کر اس کی طرف دیکھے پس جب دونوں اس طرح آپس میں یا دیکھیں گے۔ تو معمول پر تقاضا طبعی اثر پیدا ہو جائیگا۔ ابتدائے مشق کے لئے بھی یہ طریقہ نہایت عمدہ ہے باقی عمل بدستور ترکیب اوّل عمل کرو۔

چوتھی ترکیب

عامل معمول کو اس طرح لٹا دے۔ کہ سر اس کا جانب شمال اور پاؤں جنوب کو رہیں۔ اور پھر اس پر چھوٹے پاس یعنی پاؤں سے سینہ تک کرنے شروع کرے۔ اور جب اس پر نیند غالب ہونے لگے تو لمبے پاس کرنے شروع کر دے اور اپنے خیال کو مضبوط رکھے کہ اس پر

عمل مقناطیسی پیدا ہو رہا ہے۔ باقی عمل بترکیب اوّل کرے دیکھو تصویر ذیل کو ایک عامل اپنے معمول کو لٹا کر عمل کرتا ہے۔

پانچویں ترکیب

معمول کو چوتھی ترکیب کے موافق لٹا دو۔ اور اس کے پاؤں کی طرف کھڑے ہو کر چہرہ سے پاؤں تک لانگ یعنی ہمغنے پاس کرو یعنی ہاتھ اپنی طرف لاؤ۔ اور اپنے ارادہ کو مضبوط رکھو تاکہ اس پر خواب کا شدید اثر معمول پر اثر ہوتے ہی خواب کی حالت طاری ہو گی۔ اگر تم اس کو جگانا چاہو۔ تو سر کی طرف کھڑے ہو کر پاؤں کی طرف سے چہرہ کی طرف ہاتھ کر کے ہاتھوں کو جھٹکتے رہو۔ اور سوال و جواب بموجب ترکیب اوّل کرو دیکھو تصویر ذیل کو۔ عامل سر کی طرف کھڑا ہو کر معمول کو جگاتا ہے۔ اور عامل معمول کے پاؤں کی طرف کھڑا ہو کر عمل کرتا ہے۔

اس ترکیب کا معمولی تجربہ جو صاحب کرنا چاہیں وہ ہاتھوں
پر مسمریزم جما کر دیکھیں۔ یعنی اگر کسی شخص کو نیند نہ آتی ہو۔ یا کوئی
بیمار تکلیف سے کم سوتا ہو۔ تو تم اس عامل کی طرح جو پاؤں کی طرف
کھڑے ہو کر پاس کر رہا ہے اس کے پاؤں کی طرف کھڑے ہو کر
اسی ترکیب ایک گھنٹہ پاس کرو۔ دیکھو اس کو نیند آجاوے گی۔ اور
وہ سو جائیگا۔ اگر کسی حصہ کو اٹھانا چاہو تو اس کے سر کی طرف کھڑے
ہو کر عمل کرو تھوڑی دیر کے بعد اس کی نیند کھل جائیگی۔ گویا اس
کو معلوم ہوگا کہ مجھ کو روحانی آواز پڑی ہے اٹھو۔ پس اس ترکیب
سے شائقین لوگ کسی مریض پر عمل کرکے ادویات پر عمل مسمریزم
کو ترجیح دیں۔ بلکہ ادویات پر عمل کرکے اگر کوئی دوائی مریض کو دیں تو
اس کو کمال تاثیر ہوتی ہے ؛

بدخوابی

یہ ایک میرا اپنا تجربہ ہے کہ اگر کوئی شخص رات کو خواب دیکھنے میں ڈرے

FREE AAMILIYAAT BOOKS www.facebook.com/groups/freeamiliyatbooks

بار بار بڑا دے یا اس کو نا قص خواب اور ہیبت ناک شکلیں نظر آتی ہوں۔ تو رات کو ایک طشت پانی کا بھر کر اس کے سرہانے سوتے وقت رکھ دو۔ اس روز اس کو خواب ہولناک کا نظر آنا بند ہو جائیگا۔ اگر وہ رات کو خواب میں دریا اور سمندر میں نہاتا کودتا ہوا دیکھے تو اس کے پاؤں کی طرف کسی قدر آگ کی گرمائی دو۔ یا پانی روئی اس کے پاؤں کے تلووں میں باندھ دو اس کے ایسے خواب بالکل دُور ہو جائینگے۔ عامل کو حالت میں پاس کرتے وقت قوت داخلی اور خارجی کا لحاظ رکھو تاکہ عمل زیادہ مؤثر ہو :۔

چھٹی ترکیب

ایک بلوری گلاس سفید رنگ جو گہرا اور بڑا ہو۔ اس کو پانی سے بھر کر میز پر رکھدے۔ اور معمول کو میز کے پاس کھڑا کر دے۔ معمول اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کے سرے میز پر رکھ کر گلاس کے پانی میں خوب نظر جما کر دیکھے۔ ابتدا میں اس کو اپنا چہرہ نظر آئے گا۔ اور عامل اس کے سامنے میز کے پاس کھڑا ہو کر آنکھیں گلاس کے پانی میں تصور سے قوت ارادی کو ڈالے۔ اور جو چیز اس میں معمول کو دکھائی ہو۔ گلاس میں اس کا ہونا تصور کرے۔ پندرہ منٹ کے بعد معمول کو اس گلاس میں رنگ برنگ کی شکلیں چلتی پھرتی دوڑتی بھاگتی اس کے اندر نظر آئینگی۔ مگر گلاس پر معمول کو بٹھانے سے پیشتر ہدایت کر دیں۔ کہ جب کوئی شکل گلاس کے

www.freeamliyaatbooks.com FREE AMLIYAAT BOOKS www.facebook.com/groups/freeamliyaatbooks شبیر قادری

کے اندر نظر آئے۔ تو فوراً وہ اس کو بتلا دیوے۔ پس جب مختلف شکلوں کا چلنا پھرنا بتلا دے۔ تو پھر عامل اول اس سے اپنے اس ارادہ کی تصدیق کرالیوے جو اس نے تصور سے گلاس کے اندر پیدا کیا تھا۔ اگر معمول یہی کیفیت بتلادے تو سمجھ لیوے۔ کہ عامل پر اثر مقناطیسی ہو چکا ہے۔ بعدازاں بترکیب اول سوال کا جواب دریافت کرے۔ اگر معمول کو ہوش میں لانا چاہے۔ تو اس کی پیشانی پر جانب بائیں دست راست کی طرف کرے۔ یعنی انگلیوں کے ذریعہ اس نور کو اس سے خارج کرے۔ دیکھو تصویر ذیل کہ عامل زیر گلاس رکھ کر معمول پر عمل کر رہا ہے ؀

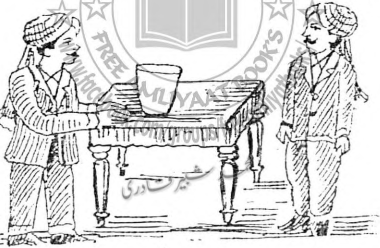

ساتویں ترکیب

معمول کو کرسی پر زد بجذب کرکے بٹھلاؤ اور آپ فوراً اس سے

کسی قدر اونچی کرسی پر بیٹھ جاؤ۔ اور معمول کی آنکھوں پر خوب توجہ اور غور سے نظر جماؤ۔ اور اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں معمول کے چہرہ کی طرف کر کے بلا چھونے جسم کے چہرہ پر گول پاس یعنی چکر دار ہاتھوں کو گردش دو۔ ایک گھنٹہ کامل اس طرح کرنے سے معمول پر خواب مقناطیسی طاری ہوگا۔ بعد ازاں معمول کے جسم پر چھوٹے چھوٹے پاس کر کے نور کو داخل کرو۔ اور سب ترکیب اول اس سے سلسلہ گفتگو شروع کرو۔ دیکھو تصویر ذیل کو ایک عامل اپنے معمول کو کرسی پر بٹھا کر عمل کر رہا ہے ؛

آٹھویں ترکیب

عامل ایک بلور کا گول گولا جو خوب مصفا ہو لیکر سر و ناک کو بالمقابل رکھ کر اس پر اپنی قوت مقناطیسی کو بھرتا ہے۔ اس طرح پر کہ گولا سامنے

www.freeamliyaatbookspdf.com

رکھ کر اس پر خوب نظر جما کر ٹکٹکی باندھ کر اس کو دیکھے۔ اور اس وقت تصور کرے۔ کہ اس میں نورِ حقیقی بھر رہا ہوں۔ ہر روز اسی طرح بلاناغہ عمل کرتا رہے۔ گویا اس کو اپنا معمول سمجھ کر ہر روز عمل کو کرے پس اس گولا میں عامل کی قوتِ ارادی سے نور جمع ہو جائیگا۔ جب کسی شخص کو عالمِ بیہوشی میں ڈالتا ہو۔ تو اس گولا کو معمول کے سامنے رکھ دو یا اس کے سامنے لٹکا دو۔ اور معمول کو کہو کہ اس گولا پر خوب نظر جما کر یکسوئی قلب سے دیکھے جس وقت معمول بنظرِ غور دیکھے گا تھوڑی دیر کے بعد اس پر عمل مقناطیسی طاری ہو جائیگا۔ دیکھو تصویر ذیل کہ ایک عامل گولا میں قوتِ مقناطیسی بھر رہا ہے۔

نانویں ترکیب

معمول کو پلنگ پر لٹا دیوے۔ اور عامل اس کے دستِ راست کی طرف کرسی پر بیٹھ کر یکسوئی قلب سے اس کی طرف دیکھے! ور نور داخل

کرنے کیلئے پاؤں کی طرف سے سر کی جانب پاس کرے یعمول پہ خواب آ جائیگا۔ اور وہ سو جائیگا۔ بعد میں عامل بموجب ترکیب اوّل عمل کرکے سوال کا جواب پوچھے۔ اور بعد ازاں معمول کو ہوش میں لائے دیکھو تصویر ذیل کو:۔

دسویں ترکیب

اس ترکیب سے جو شخص ناحاضر ہو۔ اس پر بھی عمل مقناطیسی ہو جائیگا بعض عامل مسمریزم اور فقرا لوگ اپنے معمولوں کو دور دراز مقامات پر بھی موثر کرتے ہیں۔ مگر یہ سب کرشمہ اجتماع خیال کے ہی ہیں۔ جن کو جادو کہو یا جام جم کہو تو بجا ہے۔ پس جب کسی شخص پر جو فاصلہ پر ہو عمل کرنا چاہو۔ تو اوّل معمول کو وقت مقررہ سے مطلع کر دینا چاہئے۔ کہ وہ اس وقت پر رو بہ جنوب ہو کر بیکسوئی قلب سے عامل کی شکل اپنی آنکھوں میں پیدا کرے۔ اور خوب غور سے عامل کی آنکھوں کو دیکھے۔ ادھر عامل بھی

بترکیب مذکورہ بالا اپنا عمل شروع کرے اور معمول پر خواب مقناطیسی پیدا کرے۔ اس طرح عامل مقناطیسی تاب سے سینکڑوں کوس کے آدمیوں پر بھی عمل کر سکتا ہے۔ اگر بہ نسبت ایسے شخصوں سے رابطہ ہو۔ تو ایسے شخص کی تصویر حاصل کرے جس کی جائے رہائش کا حال عامل کو معلوم ہو۔ اور اس تصویر کو بالمقابل رکھ کر عمل کرے۔ تو اس پر بھی عمل کی تاثیر پہنچتی ہے۔ جب عامل کسی دور کے معمول یا درشاگرد کو توجہ دینا چاہے۔ تو مکان گوشہ تنہائی میں دو زانو ہو کر تصور اور خیال اس شخص پر ڈالے۔ دیکھو ایک عامل اپنے معمول کو جو بہت دور واقع ہے کس انداز سے توجہ دے رہا ہے ؛

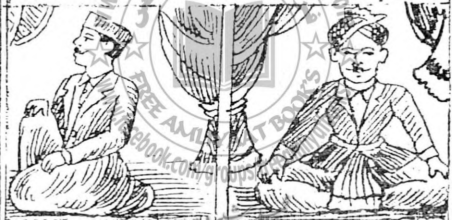

معمول سے حاضرین جلسہ کی گفتگو اور سوالات

اگر کسی خاص آدمی یا حاضرین جلسہ میں عمل کیا جائے۔ اور ان میں سے کوئی شخص معمول سے گفتگو کرنی چاہے یا کچھ دریافت کرنا چاہیں۔ تو اول گفتگو کیلئے جب معمول پر خواب مقناطیسی طاری ہوا ہو۔ تو معمول کو کہدو

کہ فلاں شخص کے سوال کا جواب دینا یا اس شخص کا ہاتھ پکڑ کر معمول کے ہاتھ دیدو۔ اگر معمول اس کو قبول نہ کرے۔ تو مکرر ایسا مت کرو۔ اگر حاضرین جلسہ میں سے چند اشخاص اپنا اپنا سوال علیحدہ علیحدہ پوچھنا چاہیں تو اس بات کا خیال رکھیں۔ کہ اگر ایک معمول پر آپ روزانہ عمل کرتے ہوں۔ تو وہ ان کا جواب دیگا۔ ورنہ نیا معمول ایک آدمی کے سوال کا جواب دیکر بے علمی ظاہر کریگا۔ مگر بعض ذکی الحس شخص پہلی مرتبہ ہی عمل کرنے پر تمام لوگوں کے سوالات کا جواب دیتے ہیں۔ پس سب سے اول عمل کرنے سے پیشتر جن لوگوں نے کچھ دریافت کرنا ہے۔ ان سے علیحدہ علیحدہ ایک پرچہ سوالات لکھ لیوے۔ اور معمول کو اس راز سے آگاہ نہ کرے۔ اور پھر عمل کر کے معمول سے ہر ایک شخص کے سوال کا جواب دریافت کرے خیال رہے کہ اگر اس وقت مکان عمل میں کسی طرح کا شور و غل ہوا یا لوگ خاموش نہ بیٹھے رہے۔ تو عمل مقناطیسی پوری تاثیر نہیں کریگا بلکہ معمول کی طبیعت منتشر ہو جائیگی پس عمل کے وقت مکان عمل میں کسی کو نہ آنے دیا جائے اور نہ کوئی اندر داخل ہونا چاہیے۔

طلسم ششم
روشن ضمیر ہونے کے طریقے

پیشتر جو طریقے بیان کئے گئے ہیں۔ وہ روشن ضمیری کے اصول سے باہر نہیں ہیں۔ کیونکہ جب ان میں تصور اور یکسوئی قلب کو روحانی طاقت

حاصل کرنے کا پہلا زینہ مقرر کیا گیا ہے۔ تو مرشد ضمیر ہونے کا بھی اس کو حد
ہرگز جاننا چاہیئے چونکہ اس زینے کا عامل کو نفسِ حیوانی پر قابو پا کر دوسروں کو
اس کے ذریعہ مغلوب کرنے کی طاقت حاصل ہوتی ہے جس سے وہ اندازہ کر
سکتا ہے کہ درحقیقت اس کی تہ میں کچھ اور بھی پوشیدہ ہے۔ اور وہ
ان شعبدہ بازیوں کو چھوڑ کر نفسِ روحانی کو بیدار کرتا ہے۔ تاکہ بجائے
معمول کے وہ خود دنیا کے مافی الضمیر سے آگاہ ہو جائے۔ آپ کو معلوم
ہے۔ کہ فقراء لوگ دوسروں کے اسرار دلی سے آگاہ اور ان کے حالات
سے واقف ہو جاتے ہیں۔ یہ کیوں ہے؟ اس لئے کہ ان کا قلب مصفا ہوتا ہے
اس لئے ان کا آئینہ دل میں دوسروں کے خیالات کا عکس اس طرح
پڑتا ہے۔ کہ گویا وہ مقام مطلوب ان کے سامنے موجود ہوتا ہے۔ اور
وہ چشم ظاہری و باطنی سے اس کو یکساں دیکھتے ہیں۔ جب انسان کا دل
مثال ایک سمندر کے ہے۔ اور حواس ایک تیز ہوا سے سمندر میں لہریں پیدا
ہو اٹھتی ہیں۔ اور جب یہ تیز تند ہوا چلتی ہے لہریں پیدا ہوتی ہیں
اور بگڑتی بھی ہیں۔ اور جب ہوا بند ہو جاتی ہے لہریں بند ہو جاتی ہیں۔
سمندر کا پانی صاف مثل آئینہ کے ہو جاتا ہے۔ اور اس میں چہرہ نظر آنے
لگتا ہے۔ حکماؤں کا قول ہے کہ جسم کا آفتاب ہے۔ اور حواس اس کی
شعاعیں یعنی کرنیں ہیں جس طرح طلوع آفتاب سے شعاعیں نمودار ہوتی ہیں
اسی طرح انسان کے حواس بھی اس قالب عنصری میں جان پڑتے
ہی آفتاب کی شعاعوں کی طرح پھیل جاتے ہیں۔ اور آخر کار جس
طرح غروب آفتاب کے وقت اس کی تمام شعاعیں پھر اسی میں غائب ہو جاتی
ہیں اسی طرح انسان کے حواس اس قالب عنصری کو چھوڑتے ہی [illegible]

www.freeamliyaatbooksupdf.com FREE AMLIYAAT BOOKS www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks محمد بشیر قادری

اُسی نورانی روشنی میں سما جاتے ہیں جن کا تجربہ ہر فرد بشر کو روزمرہ ہو رہا ہے۔ دیکھو جب انسان جاگتا ہے تو ہر لحظہ اس کو رنگ برنگ کی خواہشات پیدا ہوتی رہتی ہیں۔ اور جب یہ سوتا ہے۔ تو اس کی تمام ظاہری خواہشیں معدوم تو نہیں ہوتیں۔ مگر ایک جگہ پر رُک جاتی ہیں لیکن اس وقت بھی روح حیوانی اس پر غالب آ کر اس کے ارادہ اور خیال کے موافق بعض چیزوں کو مجسم حالت میں دیکھتا ہے۔ اور بعض وقت اس کے ارادہ اور خیال کے خلاف نامعلوم چیزوں کا اس کو مشاہدہ کرتا ہے۔ جس کو ہم سپنا یا خواب بولتے ہیں۔ اور پھر بیداری کی حالت میں اس کو بھول جاتے ہیں ۔

پس اس دل کو جسم پر پورا اختیار حاصل ہے جسم اس کا گھر ہے اس گھر میں بیٹھا ہوا جو چاہتا ہے۔ سو کرتا ہے۔ غرضیکہ اس دل کو نیکی اور بدی دونوں میں پوری بھاری طاقت حاصل ہے پس جو شخص اپنے دل پر قابو پا لیتا ہے۔ وہ دنیا کی محسوسات اور لذات سے منہ موڑ کر روشن ضمیر ہو جاتا ہے کسی نے کیا خوب کہا ہے ؎

دل بدست آور کہ حج اکبر است — از ہزاراں کعبہ یک دل بہتر است
کعبہ بنیاد خلیل آذر است — دل گذرگاہ خلیل اکبر است

جن لوگوں کا دل قابو میں نہیں ہوتا۔ وہ دنیا کی خواہشوں میں تمام عمر دربدر بھٹک بھٹک کر اپنی زندگی کو تباہ کر دیتے ہیں۔ اور وہ محسوسات میں جکڑے ہوئے آواگون میں پڑ کر طرح طرح کے دکھ اور تکلیفیں اٹھاتے ہیں۔ اور پرماتما کے وصل سے محروم رہتے ہیں۔ دیکھو صابر اور شاکر طالبان حق نے اس دل کو قابو میں لانے کے لیے کس قدر ریاضت

www.freeamliyaatbooks.blogspot.com
FREEAMLIYAAT BOOKS
www.facebook.com/groups/freeamliyaatbooks
محمد شبیر قادری

اور عبادت کی تکلیفیں اٹھائیں۔ سوانح عمری بابا **فرید الدین مسعود گنج شکرؒ** کے پڑھنے اور سننے والے جانتے ہیں۔ کہ بابا صاحب نے اپنی والدہ کی ہدایت پر بارہ سال جنگل میں پھل پھول کھا کر گذارے اور واپس آنے پر والدہ صاحبہ نے پوچھا کہ کیا کچھ گذرا۔ کہا درختوں کے پتوں اور پھلوں پر گذارہ کیا۔ مائی صاحبہ خاموش رہیں۔ ایک دن بابا صاحب نے غسل کیا۔ تو مائی صاحبہ ان کے سر سے جوئیں نکالنے لگیں تب بابا صاحب کے منہ سے سی کی آواز نکل گئی۔ مائی صاحبہ نے کہا کہ ایک بال اکھڑنے سے تو تمہیں اس قدر تکلیف معلوم ہوئی۔ وہ درخت جن کے پتے تم نے بارہ سال توڑے ہیں۔ ان کو کس قدر تکلیف ہوتی ہوگی۔ وہ بارہ سال منظور نہیں ہوئے۔ مائی صاحبہ نے ایک لکڑی کی گول روٹی گھڑوا دی اور کہا کہ بارہ سال اور جنگل میں جا ئیے جب بھوک لگے۔ تو اس پر گذارہ کیجئے۔ بابا صاحب فوراً حکم سننے پر چل دئے۔ اور اس طرح بارہ سال گذار کر واپس آئے۔ تو راستہ میں بہت سی چڑیوں کو اکٹھا دیکھ کر بے اختیار منہ سے نکل گیا۔ کہ اے چڑیو! تم سب مر جاؤ۔ بس منہ سے نکلنے کی دیر تھی۔ کہ وہ تمام مر گئیں۔ دیکھ کر دل کو رنج پیدا ہوا کہ بے گناہ ان کو کیوں مارا۔ پھر کہا کہ اچھا چڑیو زندہ ہو جاؤ تب وہ سب زندہ ہو کر اڑ گئیں۔ راستہ میں آپ کو پیاس معلوم ہوئی۔ کنوئیں پر ایک عورت پانی کھینچکر زمین پر گرا رہی تھی۔ آپ نے اس سے پانی مانگا۔ مگر اس نے پرواہ نہ کی۔ تب آپ نے کہا اے عورت نیک بخت مجھ کو پانی کی پیاس نے سخت دق کر دیا ہے

www.freeamliyaatbookspdf.com FREE AMLIYAAT BOOKS www.facebook.com/groups/freeamliyaatbooks محمد شبیر قادری

اور تو پانی نکال کر زمین پر گراتی جاتی ہے۔ تو بڑی بے ترس ہے عورت نے جواب دیا۔ کہ میری ہمشیرہ کے گھر کو فلاں مقام پر آگ لگی ہوئی ہے میں اُس کو بجھا رہی ہوں۔ جب اُدھر سے فارغ ہونگی تب تجھ کو پانی پلاؤں گی۔ بابا صاحب سُن کر طیش میں آئے۔ تب اُس نے کہا۔ کہ یہاں چڑیں نہیں ہیں جو مر جائینگی بابا صاحب حیران ہوئے۔ کہ میں نے ۴۲ سال جنگل میں گذارے۔ اس نیک بخت نے یہ نعمت غیر مترقبہ کہاں سے حاصل کی۔ دریافت کیا تو جواب ملا کہ اپنے خاوند سے۔ بس ایسی باتوں کے اندراج سے جب یہ نہ سمجھیں۔ کہ ہم آپ کو کہانیاں سُنا کر خوش کر رہے ہیں۔ نہیں۔ بلکہ آپ کو ایسے بزرگوں کے تذکرہ سُنا کر آپ کے اندر رُوحانی مادہ بھرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اور آپ کو توجہ دلا رہے ہیں۔ کہ اگر آپ بھی چاہیں۔ تو آپ میں بھی یہ طاقت پیدا ہو سکتی ہے جس سے آپ خود روشن ضمیر ہو سکتے ہیں۔ بشرطیکہ آپ اپنے دل پر قابو پا ئیں۔ اور تمام نذات محسوسات سے اُن کی حالت دیکھ کر آپ کو بچائیں ؀

طلسم ہشتم

دل کی حالت کا نقشہ

یہ دل بڑا چنچل ہے۔ جو ایک جگہ قیام نہیں کرتا۔ مشائخوں کا قول ہے۔ کہ دل اشٹ ڈال کنول کی مانند ہے۔ یا یوں سمجھو کہ جس

طرح خلا میں سورج سب سیاروں اور ستاروں میں بادشاہ ہے
اور ماسوائے دیگروں کے آٹھ ترہ اس کے گرد حلقہ یعنی منڈل کئے
ہوئے ہیں۔ اور یہ اپنی کشش سے سب کو اپنے گرد چکر یعنی گردش
میں رکھتا ہے۔ اس طرح تمام خواہشیں دل جو جسم کا آفتاب ہے اس
کے گرد گھومتی رہتی ہیں۔ آٹھوں سمتوں میں سے جس سمت کی طرف یہ
جاتا ہے۔ وہاں پہنچتے ہی ایک نہ ایک خواہش اس پر غالب آجاتی ہے
جس پر بعض وقت یہ غالب آجاتا ہے اور بعض وقت یہ مغلوب ہو
جاتا ہے۔ دیکھو دل کا نقشہ جو مہاتماؤں نے بڑی محنت
اور کوشش سے مرتب کیا ہے۔ ہمیں اس نقشہ سے آٹھوں سمتوں
کی خواہشوں کا حال معلوم ہو سکتا ہے۔ جب کوئی خواہش پیدا ہو
تو نقشہ سے جان لو کہ اب ہمارا دل فلاں سمت کی طرف ہے ۔

نقشہ دل

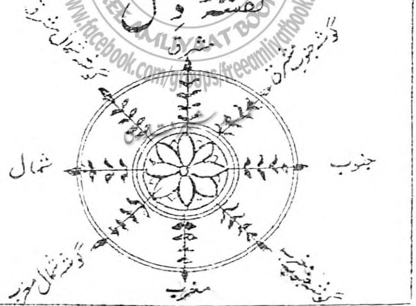

دل - یہ دل جب بجائے خود اپنے مرکز اصلی پر رہتا ہے۔ تو تمام خواہشوں کو چھوڑ کر پرماتما میں واصل ہوتا ہے۔

مشرق - جب کسی شخص کو ریاضت وعبادت اور نیک افعال کی طرف توجہ ہو۔ اور غیروں سے سلوک اور ان کو فائدہ پہنچانے کا خیال ہو تو اس کا دل مشرق کی طرف ہوتا ہے۔

گوشہ مشرق و شمال - جب آدمی سخاوت کرتا ہے اور اپنے روپیہ کو فضول کاموں میں ضائع کر دیتا ہے۔ تو اس کا دل گوشہ مشرق شمال میں اس وقت ہوتا ہے۔

شمال - جن آدمیوں کو حسینوں کی محبت اور ان سے پیار کرنے اور خوبصورت عورتوں سے ملاقات اور جماع کرنے اور مجامعت کا خیال دل میں پیدا ہو۔ تو سمجھ لو کہ میرا دل اس وقت شمال میں ہے۔

گوشہ شمال و مغرب - جب نقل و حرکت کرنے اور ایک جگہ سے دوسری جگہ جانے یا سفر و دوراں کی خواہش دل میں پیدا ہو تو جان لو کہ اب دل گوشہ شمال و مغرب میں ہے۔

مغرب - جب راگ و رنگ کے اور کھیل تماشے دیکھنے کا شوق دامنگیر ہو۔ اور حکایات دلچسپ اور ظرافت کی باتیں سننے کو دل چاہتے تو جان لو کہ دل مغرب کی طرف ہے۔

گوشہ مغرب و جنوب - جب آرام کرنے کو دل چاہے یا طبیعت میں سستی و کاہلی اور پست ہمتی ہو جاوے۔ تو جان لو کہ اس وقت دل گوشہ مغرب و جنوب میں ہے۔

جنوب - جب کسی شخص کی نسبت برے خیالات پیدا ہوں اور

دوسروں کو رنج اور تکلیف پہنچانے کی طرف طبیعت متوجہ ہو جائے اور ظلم کرنے کی طرف خیال ہو تو جان لو کہ اب دل جنوب میں ہے۔

گوشہ جنوب و مغرب سے انسان کو اپنے نفع کا خیال پیدا ہو اور یہ چاہے کہ میں زندگی آرام اور آسائش سے گذاروں تو جان لے کہ اب دل گوشہ جنوب و مشرق میں چلا گیا ہے ؛

طلسم نوز سہم

روشن ضمیری کی پہلی ترکیب

جن شائقین کو خود روشن ضمیر ہونے کی خواہش ہو۔ اور انہوں نے اپنے خیالات بترکیب مذکورہ مسمریزم ٹیلیفون کر لئے ہوں۔ تو وہ آسانی سے اس مرتبہ پر پہنچ سکتے ہیں۔ ترکیب عمل کی یہ ہے۔ کہ اپنی نشست کے لئے ایک مکان علیحدہ تجویز کرے۔ کہ جہاں غیر کا دخل نہ ہو اور نہ اس جگہ شور وغل کی آواز سنائی دیتی ہو۔ ایسے مکان میں ایک چراغ [illegible] روغن زرد یا میٹھے تیل کو جلا کر اپنی آنکھوں سے کسی اونچے مقام پر رکھے اور بغور نظر جما کر یعنی توجہ اور یکسوئی قلب سے ٹکٹکی باندھ کر ایک گھنٹہ یا دو گھنٹہ اس کو دیکھتا رہے۔ اور جہاں تک ممکن ہو۔ آنکھوں کی پلکیں گرنے نہ پاویں۔ روزانہ مشق اور پریکٹس سے آنکھوں کی پتلیاں اندرونی پردہ بصارت کے الٹ جاتی ہیں۔ اور جب یہ پتلیاں الٹتی ہیں تب عجائب و غرائب مشاہدے ہوتے ہیں

سبب اس کا یہ ہے۔ کہ انسان میں ہر شئے عام کے دیکھنے کی قوت بجز ہی ہوتی ہے۔ اور یہ نورانی قوت ہر دو آنکھوں کے گوشوں میں اس خوبی اور نفاست سے رکھی ہوتی ہے۔ کہ جس کو عالم حالت عمل میں بخوبی دیکھ سکتا ہے۔ اور اسی نورانی نور کے ذریعہ اسرار مخفیہ پر حاوی ہو جاتا ہے۔ وہ چیزیں جو کیفیتیں اس کو دکھانی منظور ہوتی ہیں۔ وہ خرقہ دلیل میں باقی ضمیر نظر آتی ہیں۔ اور وہ سمجھتا ہے کہ میں ان کو ظاہری نظر سے دیکھ رہا ہوں۔ مگر وہ سب منظورات اندرونی قوت اور روحانی بصیرتوں کے ذریعے ہوتے ہیں۔ جس سے یہ روشن ضمیری ہے۔ اگر اس طرح مشق [illegible] تاکہ لوک پر آئینہ [illegible] کہ اس میں اپنا چہرہ دیکھ [illegible] مشق کو [illegible] ترقی کرے۔ تو بھی روشن ضمیر ہو جاتا ہے۔

روشن ضمیری کی دوسری ترکیب

ہر روز ایک تازہ گلاب کا پھول لاؤ۔ اور صبح کو ایک علیحدہ مکان میں بیٹھ کر اس پھول کو اپنے سامنے دو فٹ کی دوری پر رکھو اور خوب یکسوئی قلب سے اس کی طرف بلا گرنے پلکوں کے ٹکٹکی باندھ کر اس کو تصور سے دیکھو۔ کہ وہ پھول خشک ہو رہا ہے۔ ہر روز تازہ پھول لاؤ۔ اور ایک گھنٹہ تک اس پر اپنا تصور یکسوئی قلب سے جماؤ۔ جب چند روز اس طرح مشق کروگے۔ تو ایک روز وہ تازہ پھول تمہارے دیکھتے دیکھتے خشک ہو جائیگا۔ اگر تم اس کو جلد سبز کرنا چاہو تو اسی خشک پھول کو سامنے رکھ کر تصور کرو۔

www.freeamliyaatbookspdf.com
FREE AMLIYAAT BOOK'S
www.facebook.com/groups/freeamliyaatbooks
محمد کاشف قادری

کر خشک پھول سبز اور تازہ ہو رہا ہے۔ پس اپنے ارادہ کو مضبوط کرکے اس کو سبز کرنا شروع کرو۔ قدرت الٰہی سے وہ خشک پھول پھر سبز ہو جائیگا۔ ایسا ہونے پر آپ بخوبی سمجھ لیں کہ اب آپ روشن ضمیر ہو گئے ہیں۔ اور اب آپ کی تمام خواہشیں آپ کی مرضی کے موافق پوری ہونگی۔ اس طاقت کے کامل سبز درختوں کو خشک اور خشک درختوں کو

سرسبز کر دیتے ہیں
مردوں کو زندہ کرنا
کو نا [illegible] کامل
ہے مگر حضرت [illegible]
اہل [illegible]
[illegible] کر سکیں [illegible]
لے کر [illegible] حق

سمجھ کر سکتے ہیں۔ مگر [illegible] ان پر چلنے۔ دیکھو تصویر [illegible] رہتہ [illegible] کامل پھول ہرا کر رہا ہے ۔۔

محمد شبیر قادری

طلسم روشن ضمیری کے کرشمے

اس میں کوئی شک نہیں کہ روشن ضمیری بچوں کا کھیل نہیں ہے

اور نہ یہ کوئی شیرینی ہے۔ جو عام طور پر تقسیم ہوتی ہے یا خیرات میں ملتی
ہے۔ بلکہ یہ وہ نعمت غیر مترقبہ ہے کہ جو ریاضت اور عبادت اور
قناعت سے بمشکل تمام حاصل ہوتی ہے۔ حکیم بقراط کی سوانح عمری
دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ درحقیقت ایسے صابر و شاکر لوگ ہی
اس کے مستحق ہوتے ہیں۔ جو اپنے آرام کے لئے جھونپڑی بھی نہیں
رکھتے۔ لکھا ہے۔ کہ یہ حق پسند حکیم پہاڑوں میں برہنہ تن رہا کرتا تھا
ایک دفعہ موسم سرما میں جبکہ دھوپ تاپ رہا تھا۔ اتفاقاً بادشاہ
اس کے دیدار کو گیا اور دست بستہ ہو کر عرض کی۔ کہ میں حاضر
ہوں کچھ ارشاد کیجئے۔ حکیم بقراط تو کچھ دیر تک خاموش رہا۔ پھر
پوچھا کہ تم کون ہو۔ بادشاہ نے کہا کہ میں اس ملک کا شہنشاہ
ہوں۔ جواب دیا۔ مجھے کسی چیز کی ضرورت نہیں۔ بادشاہ نے مکرر
سہ کرر عرض کی۔ تب حکیم نے کہا کہ اور تو مجھے کسی چیز کی ضرورت
نہیں۔ البتہ بڑھاپا مجھے بہت ستاتا ہے۔ اگر تو مجھے جوان کر سکتا
ہے۔ تو کر دے۔ بادشاہ نے کہا کہ مجھ میں اتنی طاقت کہاں۔ اور
کوئی چیز ضرورت ہو ارشاد کیجئے۔ تب بقراط نے کہا۔ کہ اچھا تو
بادشاہ ہے۔ اور تمام مخلوق تیری قسم کھاتی ہے۔ مجھے ہر وقت
موت کا خطرہ لگا رہتا ہے۔ تو اس کو حکم دے۔ کہ وہ میری جان
قبض نہ کرے۔ بادشاہ نے کہا یہ بھی میرے اختیار میں نہیں۔ یہ تو خدا
کے ہاتھ ہے۔ تب بقراط نے خفا ہو کر کہا کہ دفع ہو۔ چھوڑ دیجئے اور
جائیے۔ وقت نہ ضائع کیجئے۔ جب آپ کے اختیار میں کوئی چیز نہیں۔ تو
پھر آپ دوسروں کو کیا دے سکتے ہیں۔ بادشاہ شرمسار ہو کر

www.freeamliyaatbookspdf.com FREE AMLIYAAT BOOKS www.facebook.com/groups/freeamliyaatbooks

پاؤں پر گر پڑا ۔ دیکھو تصویر ذیل کو

بحری سکندر نامہ میں لکھا ہے کہ ایک دفعہ سکندر اعظم حکیم بقراط کو ملنے کیلئے گیا ۔ دیکھا تو حکیم صاحب جنگل بیابان میں ایک خیمہ کے کنارے بیٹھے ہوئے ہیں ۔ سکندر نے دست بستہ ہو کر سوال کیا کہ دنیا کیا چیز ہے حکیم صاحب نے جواب دیا کہ خواب و خیال بادشاہ نے پوچھا کہ کیونکر ۔ کہا آپ تھوڑی دیر آرام کریں ۔ اس کے بعد اس کا سوال کا جواب دونگا ۔ تب بادشاہ

www.freeamliyaatbooksbooks.com
FREE AMLIYAAT BOOKS
www.facebook.com/groups/freeamliyaatbooks

نے گھوڑا ایک درخت سے باندھ دیا اور اُس چشمہ میں غسل کرنے لگا
دیکھو تصویر بالا کی۔

پس غوطہ لگاتے ہی خواب غفلت میں ایسا غوطہ زن ہوا کہ اپنے آپ کو ایک خشکی بیابان میں بصورت عورت سیاہ فام بشکل بدصورت کے پایا۔ اور دیکھ کر گھبرایا کہ یا الٰہی یہ کیا ماجرا ہے۔ میں کہاں تھا اور کہاں آگیا۔ آدمی سے عورت کیونکر بن گیا۔ اسی حیرانی و پشیمانی میں کھڑا انگشت بدنداں تھا۔ دیکھو تصویر ذیل۔ سکندر بصورت عورت کھڑا ہے

اتنے میں ایک دیہاتی بدصورت سیاہ فام شکل کا آدمی سامنے آیا۔ اور اُس نے آتے ہی اس کو دو دھپڑ لگائے اور کہا کہ ارے رانڈ تو اتنی دیر سے جنگل میں کیا کر رہی ہے۔ لکڑیوں کا گٹھا اٹھا اور چل۔ مجبوراً اُس نے گٹھا اُٹھایا اور اُس کے ساتھ چلا۔ دل میں حیران ہوتا تھا کہ یہ کیا ماجرا ہے۔ پس پندرہ سال تک سکندر بصورت زن اُس لکڑہارے کی زوجہ بن کر اُس کے گھر رہا۔ اور بال بچے بھی جنے۔ اس کے بعد

جب وہاں قحط پڑا۔ تو اس کا بال بچہ بھوک سے مرنے لگا۔ تب اُس نے فاقہ کشی سے زندگی کو موت پر ترجیح دیکر اسی جنگل میں مرنے کیلئے آکر ایک چشمہ میں کود پڑا۔ جب سر باہر نکالا۔ تو دیکھا کہ وہی گھوڑا بندھا ہے حکیم صاحب اسی طرح بیٹھے ہیں۔ اس حالت کو دیکھ کر سخت متعجب ہوا اور گھبرایا کہ یا الٰہی یہ کیا اسرار ہے۔ کیا میں یہ خواب دیکھ رہا ہوں یا وہ خواب تھا مگر پھر بھی کچھ خیال میں نہ آیا۔ اور گھبرایا ہوا حکیم صاحب کے پاس آکر دریافت کرنے لگا۔ کہ میرے سوال کا جواب دیجئے۔ تب حکیم صاحب نے کہا کہ یہ سنسار مایا روپی ہے۔ آدمی عورت اور عورت آدمی ہو جاتی ہے۔ تب سکندر کے منہ پر مہر خاموشی لگ گئی۔ اور ان ہر دو حالتوں کو یاد کر کے حکیم صاحب کے پاؤں پر سر رکھ دیا۔ یہ اسی روشن ضمیری کا کرشمہ تھا۔ جو بقراط میں موجود تھی۔ جس نے سکندر پر نگاہ ڈالتے ہی اُس کو ایسا خواب مقناطیسی میں سلا دیا۔ کہ چشم زدن میں وہ کچھ کا کچھ بن گیا۔ اور پندرہ سال گذار دیئے۔ جب حکیم صاحب نے تمام باتیں دکھا دیں۔ اور اس روحانی طاقت کو واپس لیا۔ تو پھر اصلی حالت میں سکندر اعظم آگیا۔ دیکھو تصویر ذیل کو۔ حکیم بقراط ایک جنگل میں بیٹھا ہے۔ پانی کا چشمہ موجود ہے۔ سکندر اسی چشمہ سے غوطہ مار کر

نکلتا ہے اور اصلی حالت پر پھر آتا ہے۔

اہل ہنود کے بزرگ سری کرشن جی مہاراج جن کی نسبت بعض مخبوط الحواس لوگ عجیب عجیب الزام لگاتے ہیں۔ جو ان کی کم فہمی اور جہالت پر دلالت کرتے ہیں اصل میں سری کرشن جی مہاراج بڑے روشن ضمیر تھے۔ روایت ہے کہ ایک دفعہ سری کرشن جی اور ارجن جی جمنا جی پر اشنان کرنے گئے۔ ارجن کو خیال گذرا کہ میں مہاراج جی کی اصلی طاقتوں سے آگاہ ہوں۔ مہاراج جی کے اشنان کرنے پر ارجن کا خیال سما گیا۔ اور بہت دور اشنان کو چلے۔ وہاں جا کر ارجن سے کہا کہ یہ جگہ خوفناک ہے۔ تم ہتھیار زمین پر رکھ کر کھڑے رہو۔ جب مہاراج جی اشنان کر چکے۔ تو پھر ارجن کو اجازت دی جب ارجن نے جمنا جی میں غوطہ لگا کر سر باہر نکالا۔ تو کیا دیکھتے ہیں۔ کہ نہ مہاراج جی وہاں ہیں نہ جمنا کا وہ کنارہ ہے۔ بلکہ آپ کو ایک نامعلوم تالاب میں پایا۔ حیران ہو کر ادھر ادھر دیکھنے لگے۔ تو ایک گاؤں نظر آیا تب اس گاؤں میں جا کر ایک بقال کی دوکان پر جا بیٹھے۔ بقال نے ایک مہاتما سادھو دیکھ کر نہایت عزت سے بٹھلایا۔ اور بھوجن کھلایا۔ جب تھوڑا دن رہ گیا۔ تو بقال نے کہا۔ یہاں راجہ کے ہاں کتھا ہوتی ہے میں روز جایا کرتا ہوں۔ تب ارجن نے کہا کہ آؤ ہم بھی چلتے ہیں۔ بقال نے کہا کہ راجہ کا حکم ہے۔ کہ جو شخص کتھا میں بولے۔ اس کو اسی وقت باہر نکال دیا جاتا ہے چنانچہ بقال کے ساتھ کتھا سننے کو چلے۔ چنانچہ کتھا میں یہ پرسنگ آیا۔ کہ ارجن اور کرشن جی مہاراج جمنا پر اشنان کو گئے۔ مہاراج کا نام سنتے ہی ارجن جی کہنے لگے۔ کہ کرشن جی مہاراج کہاں ہیں پس اس طرح جب اشنان کا

www.freeauliyaatbookspdf.com
FREE AULIYAAT BOOKS
www.facebook.com/groups/freeauliyaatbooks

ذکر بانر تب آنا شروع ہو گیا۔ تو ارجن جی جب مہاراج کا ذکر آیا جھٹ
بول اٹھے۔ تب آپ کو گجرات سے باہر نکال دیا گیا۔ اور کنہیا کے ساتھ رہنے
پر معلوم ہوا کہ یہ وہی ارجن جی ہیں۔ راجہ نے معافی مانگی۔ اور ایک لڑکی
اپنی ارجن کو بیاہ دی۔ اور ایک سو سال تک ارجن جی گرہست آشرم
میں رہے۔ اور چترا بھی اتنی عمر باش ہو گئی۔ ارجن کے دل پر اس
کی محبت نے کمال اثر ڈالا ہوا تھا۔ جیسے وہ اس کیساتھ اپنا جل جانا
مناسب سمجھتے تھے۔ راجہ نے خود کہا کہ میں آپ کو اس سے بھی
زیادہ خوبصورت کنیا بیاہ دوں گا لیکن انہوں نے نہ مانا۔ تب مردہ
کو جلانے کے لئے الاؤ بنا کر بیٹھ گئے۔

دیکھو تصویر ذیل جو ارجن اپنی استری کو جلانے کے لئے الاؤ بنا رہا ہے
ایک بوڑھا برہمن بھی آیا

ارجن نے چتا بنا کر مردہ کو اس پر رکھ دیا۔ اور اس کو آگ لگا
دی اور خود بھی اس میں جلنے لگا تب وہ بوڑھا برہمن سامنے آیا۔ اور
کہا کہ میں کچھ دان مانگتا ہوں۔ ارجن نے کہا کہ جو آپ مانگیں گے میں آپ

www.freeamliyaatbookspdf.com
FREE AMLIYAAT BOOK'S
www.facebook.com/groups/freeamliyaatbooks/

کو دے دوں گا۔ مگر چلنے سے باز رہنے کا اقرار ہرگز نہ کروں گا۔ تب برہمن نے کہا کہ نہیں میں آپ کو روکتا نہیں۔ مگر میں یہ کہتا ہوں۔ کہ یہ جو کنڈ ہے۔ اس میں آپ اشنان کر کے چتا پر چڑھ جاویں۔ تب حسب ہدایت برہمن کے اس کنڈ میں غوطہ لگا کر سر نکالا۔ تو کیا دیکھتے ہیں۔ کہ دریا جمنا چل رہا ہے۔ اور کنارے پر سری کرشن جی مہاراج انتظاری میں کھڑے ہیں۔ آپ جی باہر نکل کر مہاراج کے پاؤں پر پڑ گئے۔ اور کہا کہ دھن ہو مہاراج آپ کی مہما کا پار نہیں پایا جاتا۔ جب واپس گھر آئے۔ تو والدہ نے کہا کہ آج تو بڑی جلدی اشنان کر کے آپ واپس آ گئے۔ اس سے آپ مہاراج کی طاقت کا اندازہ لگا لیں۔ کہ وہ کس درجہ کے روشن ضمیر تھے۔

یہ وہ آتمک طاقت ہے جس کے نوش کرنے والا ایسا مست و محو ہو جاتا ہے کہ اپنے حقیقی یار کا بھید ہرگز نہیں بتلاتا۔ دیکھو سرمد نے اپنا سر کٹوایا مگر اپنے بھید کو نہ بتلایا۔ شمس تبریز نے الٹے لٹک کر کھال اتروانی منظور کی۔ مگر اپنے راز کو افشا نہ کیا۔ اور جو اس خودی میں خود غرق ہو گئے۔ انہوں نے سخت تکلیفوں کا مقابلہ کیا۔ شداد کو کیا نتیجہ ملا۔ اور فرعون جو اپنی طاقت سے دریائے نیل اپنے ساتھ ساتھ چلاتا تھا۔ دعوائے خدائی کرنے پر کس طرح ذلیل و خوار ہوا ہے۔ ان باتوں سے سبق حاصل کریں۔ اور تجربات اور ورد وظائف سے اپنے آپ کو بچائیں۔ اور اپنی طاقت سے باہر قدم نہ رکھیں۔ اور اپنے آپ میں اس طاقت کا تجربہ کرتے رہیں۔ لہذا ہم آپ کو چند ایک ضروری باتیں اس طاقت کی بتلاتے ہیں جن کو آپ خود تجربہ کر کے

دیکھ سکتے ہیں۔

پیشینگوئی کرنا

اول ہم مراتب عمل متنا طیسی ساتوں مرتبوں کا ذکر کر چکے ہیں پس جس مرتبہ کی قوت عامل کو حاصل ہوگی۔ اُس کے مطابق وہ خود کام کر سکیگا۔
پیشینگوئی کی طاقت بیروں یعنے غایت بینی کی طاقت سے حاصل ہوتی ہے اول عامل اس کا تجربہ اس طرح کرے کہ صبح کو ایک جگہ بیٹھ کر یہ خیال کرے کہ آج فلاں وقت پر مجھ کو نیند آئیگی۔ اور اب میں اتنی دیر تک سوؤنگا۔ اور فلاں شخص سے ملنے کو جاؤنگا۔ پھر ان باتوں کو بھول جائے اور شام کو سوچے کہ صبح میں نے کس کس بات کا خیال کیا تھا۔ اگر صبح کی سوچی ہوئی باتیں پوری ہو جائیں تو پھر رات کو سوتے وقت گوشہ تنہائی میں بیٹھ کر خیال کرے۔ کہ فلاں شخص مجھ سے ملنے کو آئیگا۔ اور وہ مجھ سے فلاں چیز مانگے گا۔ اور فلاں دوست سے ملاقات ہوگی۔ اور وہ میرے سے یہ باتیں کریگا۔ پس اگر اُس سے اگلے دن میں یہی واقعات پیش آئیں۔ تو پھر وہ دو چار دو چار یوم کی باتوں کا قبل از وقت خیال کرے۔ اور دیکھے کہ ان کا ظہور ویسا ہی ہوتا ہے یا کم و بیش۔ پس جب تمام باتیں بجنسہ ظہور میں آنے لگیں۔ تو پھر آئندہ برسوں کا حال بھی اس کو معلوم ہو جائیگا۔ جس کو وہ بطور پیشینگوئی قبل از وقت بتلا سکتا ہے

دیکھو تصویر مندرجہ کو ایک شخص نہایت توجہ اور یکسوئی قلب سے آئندہ کے واقعات دیکھ رہا ہے۔

کسی شخص کو مجسم دیکھنا

کسی شخص کو مجسم عامل دیکھنا چاہے تو بوقت شب جب تمام گھر تک لوگ اور اردگرد کے آدمی سو جائیں۔ اور کوئی آواز کسی قسم کی کان میں نہ آئے۔ تو ایک جگہ اس طرح دوزانو ہو کر بیٹھے۔ کہ گردن کا جھکاؤ کسی قدر آگلی طرف رہے۔ اور آنکھیں بند کر کے بصورت مراقبہ شخص مطلوب کا عکس پردۂ دل کے تصور میں جھلا دے۔ اور خوب توجہ سے کام لیوے۔ کبھی کبھی وقت آنکھ ذرا ذرا کھول کر دیکھا بھی کرے۔ اسی طرح کئی روز تک اپنی مشق کو بلاناغہ جاری رکھے اور ذرا ذرا آنکھیں کھول کر دیکھا بھی کرے۔ تو اس کی کچھ کچھ شکل مطلوب ظاہر آنکھ کے سامنے دکھائی دیگی۔ رفتہ رفتہ زیادتی مشق سے تمام آنکھ کھولے۔ اور دیکھے کہ شخص مطلوب عین آنکھوں کے سامنے مجسم صورت میں کھڑا ہوا نظر آئیگا اگر اس سے کوئی امر دریافت طلب ہو تو اپنی قوت ارادی کو اس کے خیالی عکس

میں ڈالو۔ اور ان دریافت طلب امور کا جواب لو۔ دیکھو تصویر۔ ایک عامل شخص مطلوب کے تصور میں کس انداز سے بیٹھا ہوا ہے

عمل حُب

دنیا میں حب یعنی کسی کو اپنا مطیع کرنا یہ نعمت بے بہا ہے جس کا دنیا میں ہر صغیر و کبیر دامن گرفتہ ہے۔ مگر یہ وہ گراں قیمت جنس ہے جو بدوں یکسوئی قلب کے حاصل نہیں ہوتی۔ اکثر لوگ اس نعمت گراں بہا کیلئے دوسروں کے محتاج ہوتے ہیں۔ اپنے زر و مال کو کھوتے ہیں بلکہ بعض وقت جاہل لوگوں کے دام فریب میں پھنس کر ان کے کہنے پر

جنگلوں میں بھٹکتے اور مسانوں کی خاک چھانتے اور قبروں میں راتیں گزار
دیتے ہیں۔ مگر حصولِ مدعا میں ناکامیابی اٹھاتے ہیں۔ اور بعض سوختہ دل
آتشِ ہجر کی آگ میں جلکر جب مایوس اور نااُمید ہو جاتے ہیں تو زندگی
کو موت پر ترجیح دیتے ہیں۔ پس جو لوگ اس کے شائق ہیں۔ اُن کو
چاہیئے۔ کہ بلا محتاجگی کسی دیگر شخص کے وہ خود اپنے مطلوب کو روحانی
طاقت سے مثلِ سنگِ مقناطیس جو کہ لوہے کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے
اپنے مطلوب کو قوتِ جاذبہ کی کشش سے اپنی طرف کھینچ لیں۔ ترکیب اسکی
اس طرح پر ہے کہ جب قریباً [illegible] دکھلائی دیوے
تو ہر روز مکانِ تنہائی میں اپنے مطلوب کی شکل کا تصور آنکھیں بند
کر کے قریباً ایک گھنٹہ تک کریں۔ اور تصور میں مطلوب کو مجسم حالت میں اپنے
روبرو دیکھا کریں۔ اگر مطلوب تک رسائی ہو۔ تو اس کو آگاہ کر دیں۔ کہ
تم خود بخود ہماری طرف کھنچے چلے آؤ گے اور ہمارے عمل کی تاثیر تم کو فریفتہ
کر دے گی تاکہ اس پر جلد اثر ہو۔ بصورتِ دیگر کچھ عرصہ کے بعد کامیابی
ہوتی ہے۔ مگر جہاں تک ہو سکے کہ مطلوب کو طالب کی محبت اور جذبۂ شناسی
کا احوال معلوم ہو جانا چاہیئے۔ پس طالب کا تصور یہاں تک غلبہ کرے
کہ اس کو چلتے پھرتے سوتے بیٹھتے بھی مطلوب کی شکل مجسم اپنے سامنے
نظر آنے لگے۔ جب اس درجہ پر طالب کا تصور پہنچ جائے۔ تو پھر اس خیالی
تصویر کو حرکت دیوے یعنی خیال کرے کہ اب وہ اٹھ کر چلتا ہے اور
اِدھر اُدھر پھر رہا ہے۔ غرضیکہ اس خیالی شکل کو خوب حرکت دیوے
جب وہ متحرک ہونے لگے تو پھر اس کو اپنے خیال سے ساکن کرنا شروع
کرے اسی طرح پر کہ جب اس کو قوتِ خیالی سے حرکت دینے پر وہ متحرک ہو جائے

تو پھر اس کو کھڑا ہونے کا حکم دیوے۔ جب سب طرح سے دیکھے کہ مطلوب خیال کے ہم خیال ہوگیا ہے۔ تو پھر گوشہ تنہائی میں بیٹھ کر مطلوب کی تصویر کا نقشہ سامنے کھینچ کر اس کو قوت اتصال یعنی اپنی طرف کھینچے اور یہ تصور کرے کہ مطلوب میری طرف آرہا ہے۔ اور مجھ سے آکر محبت و پیار کرتا ہے۔ پس اس طرح کی مشق اور پریکٹس سے چند روز میں مطلوب عامل یعنی طالب کی محبت میں بیقرار ہو کر اس کا مطیع اور فرمانبردار ہو جائیگا۔ اور اس کا پتھر دل موم کی طرح پگھل کر پانی کے مانند طالب کی محبت میں بہہ جائیگا۔ اگر طالب اپنے مطلوب کو اپنی شکل دکھانا چاہے۔ تو رات کو جس وقت اس کا مطلوب سوتا ہو۔ طالب اپنے مقام یکسوئی قلب سے اپنے اندرونی جسم کو قوت خیالی کی طاقت سے مطلوب کے پاس لے جاوے۔ اس طرح روزانہ مشق کرنے سے ایک ہفتہ کے اندر اندر مطلوب اپنے طالب کی شکل خواب غفلت میں دیکھیگا اسی حالت میں طالب اپنے مطلوب کو خوفناک صورت دکھلا کر اس کو خوفزدہ کر سکتا ہے۔ دیکھو طالبان صادق کے قصے جو انہوں نے اپنے مطلوبوں سے مجسم حالت میں داصل ہوئے تھے جب وہ جذبہ قلبی ہے۔ کہ جس سے طالب و مطلوب بادی النظر میں دو نظر آتے ہیں۔ مگر اندرونی نظر سے دیکھتے یہ دو قالب و یک جان نظر آتے ہیں۔ پس جس چیز کی خواہش ہو اس کو اپنا مطلوب بنا کر اس کے خیال میں ایسے مست و محو ہو جاؤ۔ کہ گویا وہ ہر وقت تمہارے روبرو موجود ہے اور تم اس کو یکسوئی قلب سے اپنی طرف کھینچ رہے ہو۔ تو پھر ممکن نہیں کہ وہ چیز تم کو نہ ملے۔ اس بات کا کامل یقین رکھو۔ کہ اگر تم طالب صادق ہو تو وہ چیز تم کو ضرور ملیگی۔ اگر تم نفس پرستی اور خود غرضی کے خیال سے کسی کی عصمت بگاڑنے اور اس کو دھوکا دیکر خراب کرنے کیلئے ایسے متبرک عمل پر عمل

www.freeamliyaatbookspdf.com
FREE AMLIYAAT BOOKS
www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks

کرو گے۔ تو تم دین اور دُنیا میں رسوا اور بدنام اور عاقبت میں ذلیل اور خوار ہو گے۔ غیر جیسا کرو گے ویسا بھرو گے۔ دیکھو تصویر ذیل کہ ایک شخص اپنے مطلوب کے تصور میں کس انداز سے بیٹھا ہوا عمل کر رہا ہے۔

بُغض کا طریقہ

بغض حب کا مخالف ہے یعنے بجائے کسی شخص کو محبت میں دیوانہ کرنے کے اس کو تکلیف دی جائے۔ اکثر لوگ بذریعہ منتر و جنتر و سحر و افسون کے کسی کی خواب بستر کرتے ہیں۔ کسی کو تکلیف جسمانی پہنچاتے ہیں۔ دو محبوں میں رنج اور تنفر بھی ڈال دیا کرتے ہیں۔ بعض لوگ دشمنوں کے دفعیہ کے لئے ایسے لوگوں سے استفسار کیا کرتے ہیں۔ منتروں۔ جنتروں میں بھی قوت جاذبہ اُس عامل کی بھری ہوتی ہے۔ جو فوراً مؤثر ہو جاتی ہے۔ مگر زمانہ حال میں ایسے عامل ملنے مشکل ہیں۔ البتہ کتابوں سے تعویذوں کو نقل کر کے دینے والے عامل جا بجا نظر آتے ہیں۔ لیکن ان سے چنداں مفاد نہیں پہنچتا۔ لہذا ایسے علم کے طالب کو چاہئے۔ کہ وہ خود یکسوئی قلب سے حبس کے طریقے پیشتر بتلا دئے گئے ہیں۔ ایک جگہ پر بیٹھ کر فرضی تصو

اپنے مخالف کی چھری یا چاقو سے زمین پر بنا دے۔ اور اس تصویر کا خیال اصل مشابہ تصویر مخالف خیال کرے۔ اور ایک چاقو ہاتھ میں لے کر اس تصویر کے پیٹ میں رکھ کر آہستہ آہستہ اس تصویر سے کہ وہ مغلوب ہو گئی ہے۔ قوت ارادی سے اس تصویر کے پیٹ میں گاڑے یا تصور کرے کہ یہ فلاں بیماری سے بیمار ہو جائے۔ اس طرح چالیس روز تک بلاناغہ اپنے عمل کو ٹائم مقررہ پر کرتا رہے۔ تو دیکھے کہ اس کا دشمن اسی تکلیف میں مبتلا ہوگا۔ جو تصور کے زور سے اس پر ڈالی گئی ہے اگر مخالف کو کسی مقام سے نکالنا چاہے۔ تو تصور سے اس کو شہر بدر کرے۔ اگر اس کی خواب بستہ کرنا چاہے۔ تو تصور سے اس کی آنکھوں اور دل کو گرفتہ دیوے۔ اگر مخالف کو دوست بنانا چاہے۔ تو اپنی قلبی محبت کا جذبہ قوت ارادی سے اس پر ڈالے۔ تو وہ شخص جلد اپنے ارادہ میں کامیابی اٹھائیگا دیکھو تصویر ذیل کو ایک شخص اپنے مخالف کو نیست و نابود کرنے کے لئے کس انداز سے عمل کرتا ہے۔

پس روحانی طاقت کا عامل دور دراز کی خبریں منگا سکتا ہے مفقود الخبروں کا پتہ و نشان بتلا سکتا ہے خفیف امراض کا علاج آنکھوں کے ذریعہ کر

سکتا ہے۔ جن لوگوں کو یقین نہ ہو وہ خود تجربہ کرکے دیکھیں ۔

قوتِ رُوحانی اور شعبدہ بازی کا مقابلہ

اس رسالہ میں قوتِ روحانی کا تذکرہ کرنے کے بعد میں نے یہ بتلا دینا بھی ضروری خیال کیا۔ کہ بعض ایسے لوگ بھی زمانہ قدیم سے چلے آتے ہیں۔ جو اس روحانی طاقت کے حاصل کرنے کے رستوں کو خطرناک سمجھ کر ہمت ہار دیتے ہیں۔ اور عجیب و غریب طلسموں اور شعبدہ بازیوں سے لوگوں کو اپنا معتقد بنا لیتے ہیں۔ ان کے دو فرقے ہیں۔ ایک تو وہ جو فلکی تاثیرات کو مدنظر رکھ کر اوقاتِ معینہ پر کوئی طلسم بنا کر اس میں عجیب و غریب تاثیر پیدا کر دکھلاتے ہیں۔ اور ایک وہ ہیں جو ہتھ ناٹک اور کرتب سے کوئی کام کر کے دکھلاتے ہیں جن کو شعبدہ باز کہا جاتا ہے۔ پس ان دونو کا مقابلہ روحانی طاقت سے جب کیا جائے۔ تو بے اختیار کہنا پڑتا ہے۔ کہ چہ نسبت خاک را با عالم پاک ۔ یہ دونو اس کے مقابلہ میں ہیچ ہیں روحانی طاقت کے عامل دُنیا کو بے ثبات اور خواہش نفسانی کو فانی سمجھتے ہیں مگر یہ لوگ دُنیا کو اپنے باپ دادا کی زر خرید سمجھ کر خواہش نفسانی کو اپنا اثاث البیت بنا کر دعوائے خدائی اپنے آپ میں باندھتے ہیں اور ہر کہ آمد عمارتِ نو ساخت کی مثال بن کر اس دُنیا فانی سے چل دیتے ہیں۔ اور ان کے کرتب و طلسم بھی اُن کے ساتھ ہی نیست و نابود ہو جاتے ہیں۔ دیکھو نمرود نے طلسموں کے زور سے تمام جہان کو مسخر کر کے اس مصنوعی خدا نے خود غرضی کے سمندر

میں ڈوب کر اُس حقیقی خدا سے لڑائی کی ٹھہرائی۔ اور اپنی رہائش کے لئے بہشت بنایا اور ایسے ایسے طلسم تیار کرائے کہ جن سے تمام روئے زمین کے حالات مانند آئینہ نظر آتے تھے جن کا ذکر ہم ناظرین رسالہ کی دلچسپی کے لئے درج کرتے ہیں۔ مگر بعض لوگ ان کو پڑھ کر مبالغہ خیال کریں گے ؛

نمرود کے ہفت طلسموں کا بیان

غیر ملک کے آدمی کے داخلہ کا طلسم

یہ اس کا پہلا طلسم تھا۔ اگر کوئی غیر ملک کا باشندہ شہر میں داخل ہوتا تو فوراً معلوم ہو جاتا کہ شہر میں کوئی غیر ملک کا آدمی اس وقت داخل ہوا ہے۔ اس کے لئے اس نے شہر کے باہر ایک حوض بنا کر اس کے کنارہ پر ایک سنگ مرمر کی بطخ طلسمی کھڑی کردی تھی۔ اس کا یہ خاصہ تھا۔ کہ جب کوئی غیر ملک کا باشندہ شہر میں داخل ہوتا۔ تو وہ بطخ اس قدر چلاتی اور شور و غل مچاتی۔ کہ تمام شہر میں معلوم ہو جاتا کہ کوئی غیر ملک کا آدمی شہر میں داخل ہوا ہے۔ نمرود فوراً آگاہ ہو جاتا اور اس کی گرفتاری کا حکم دیتا۔ یہ طلسم محض منتظموں کی بے اعتباری کے لحاظ سے تیار کرایا گیا تھا ؛

(دیکھو تصویر ذیل کو)

www.freeamliyaatbooks.pdf.com
FREE AMLIYAAT BOOKS
www.facebook.com/groups/freeamliyaat
محمد شیر قادری

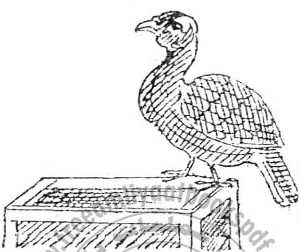

چور پکڑنے کا طلسم

یہ دُوسرا طلسم تھا۔ اور یہ صرف اس لئے ایجاد کیا گیا
تھا کہ کوئی شخص بے گناہ نہ پکڑا جائے۔ اور منتظم اُس پر ظلم نہ
کریں۔ اور غیب سے اُس کے چور ہونے کی صدا آجائے
اُس کے لئے ایک نقارہ تیار کرایا گیا تھا۔ جس
میں یہ صفت تھی۔ کہ جس شخص کی چیز جاتی۔ اُس
کے کہنے پر مشتبہ آدمی اس نقارہ کے پاس کھڑے
کردیئے جاتے۔ اور حکم دیا جاتا۔ کہ تم اس پر ہاتھ
مارو۔ ہر ایک آدمی اس پر ہاتھ مارتا۔ مگر جب چور اس پر ہاتھ
مارتا تو اس نقارہ سے صاف آواز آتی۔ اور اس کا نام لیکر وہ
پکارتا اور جو چور نہ ہوتا۔ تو وہ خاموش رہتا۔ دیکھو تصویر ذیل کی

غائب کا حال معلوم کرنیکا طلسم

یہ اس کا تیسرا طلسم تھا جس سے ہزاروں کوس پر گئے ہوئے آدمی کا حال معلوم ہو جاتا تھا۔ طلسم اس لئے بنایا گیا تھا۔ کہ رعایا کو کسی جوتشی یا نجومی سے دریافت کرنے کی ضرورت نہ رہے۔ اس کیلئے ایک آئینہ تھا جس نے کسی گمشدہ کو دیکھنا ہو۔ تو وہ اس کے سامنے کھڑے ہو کر اس کا خیال کرنے لگے اور اس کی کما حقہٗ کیفیت معلوم ہو جاتی تھی۔ دیکھو تصویر ذیل کو۔

جیسا بوؤ ویسا کاٹو

یہ اس کا چوتھا طلسم تھا۔ جس سے لوگوں پر ثابت کر دیا تھا کہ جیسا کرو گے ویسا بھرو گے۔ تاکہ لوگ اس سے فائدہ اٹھائیں اور نیک کاموں کی طرف دل لگائیں۔ اور یہ اس طرح پر تھا کہ نمرود نے اپنے جشن کا حوض تیار کرایا تھا۔ اس میں یہ تعریف تھی۔ کہ مشروبات کی قسم میں سے اس میں ڈال دیں۔ تو وہ سب مل کر یک رنگ ہو جاتی تھیں۔ مگر جب اس میں سے ہر ایک آدمی اپنا اپنا گلاس بھرتا۔ تو اس کے اندر وہی چیز آتی جو اس نے ڈالی تھی۔ مثلاً چند آدمیوں میں سے کسی نے اس میں دودھ اور کسی نے شربت اور کسی نے پانی اور کسی نے شہد ڈالا۔ اور وہ اس میں ملکر مخلوط ہو گیا۔ مگر جب ہر ایک نے اپنا گلاس بھر لیا۔ تو اس کو وہی چیز ملی۔ دیکھو تصویر حوض جشن۔

www.freeamliyaatbooks.com
FREE AMLIYAAT BOOKS
www.facebook.com/groups/freeamliyaatbooks

دشمن کو تباہ کرنے کیلئے

یہ اس کا پانچواں طلسم تھا جس سے یہ دشمن کو بدوں مقابلہ غرق کر دیتا تھا۔ اور اس کو فوج کشی کرنے کی ضرورت نہ ہوتی تھی اور یہ اس طرح پہ تھا۔ کہ ایک چشمہ کے گردا گرد جس قدر شہر نمرود کے زیر حکم تھے۔ ان کا نقشہ کھینچا ہوا تھا۔ جس شہر کا حاکم ذرا بھی نافرمانی کرتا یا آمادہ فساد ہوتا۔ یہ فوراً اس چشمہ سے ایک نہر اس شہر کے نقشہ پر جاری کر دیتا۔ اور پھر وہ شہر ہی معہ دشمن اور نافرمان شخص کے غرق آب ہو جاتا تھا

تصویر طلسمی چشمہ نمرود

طلسمی درخت کا سایہ

یہ اس کا چھٹا طلسم تھا۔ جو اس کی بارگاہ میں لگا ہوا تھا۔ اس

www.freeamliyatbookspdf.com
facebook.com/groups/freeamliyatbooks/

درخت میں یہ خاصیت تھی۔ کہ جو شخص چاروں طرف سے آئیں۔ ان سب کو اس کا سایہ برابر یکساں پہنچے۔ اگر دس لاکھ آدمی بھی بارگاہ میں آئیں۔ تو ان کو بھی اس کا سایہ برابر پہونچ جائے۔ نمرود کا طلسمی درخت یہ ہے:۔

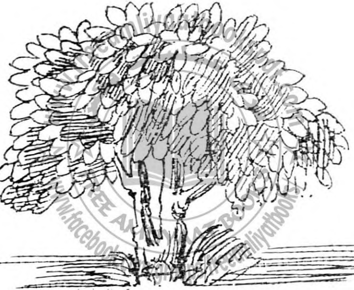

درندوں سے بچنے کا طلسم

یہ نمرود کا ساتواں طلسم تھا۔ اُس نے شہر کو درندوں سے بچانے کے لئے اپنے شہر کے باہر ایک ایسی عجیب طلسمی شکل بنا کر کھڑی کر دی تھی۔ کہ جس کی تاثیر سے کوئی درندہ گزند شہر میں داخل نہیں ہونے پاتا تھا۔ نمرود کی ساتویں طلسم کی شکل

کُود دیکھو

کتب میں مذکور ہے کہ نمرود کے پاس جب ایسے ایسے سامان بہم پہنچ گئے۔ تو نمرود کو خیال گزرا۔ کہ اس مصنوعی خدا کو جس کے لوگ ابھی تک قائل ہیں لڑائی کر کے اس کو مار دینا چاہئے۔ اس طلسم کے لئے بہتیرے ہاتھ پاؤں مارے۔ مگر کچھ حاصل نہ ہوا۔ آخر کار نمرود نے خدا سے لڑنے کیلئے ایک نرالی تخت بنایا۔ اور آسمان پر اُڑ کر جانے کے لئے چار گدیں (یہ ایک مُردار خور جانور ہے جو بڑا قوی ہوتا ہے) پالنی شروع کیں۔ اور جب وہ خوب شاہی کھانے کھا کر موٹی تازی ہو گئیں۔ تو ان کو بھوکا رکھ کر تخت کے پایوں سے باندھ دیا۔ اور گوشت تخت پر بادبان باندھ کر اُن کی نظروں سے اونچا لٹکا دیا۔ اور خود تیر و کمان ہاتھ میں لیکر تخت پر سوار ہوا۔ وہ گدیں گوشت کو دیکھ کر اُڑیں پکارتیں

دیکھو نمرود خدا سے لڑائی کرتا ہے

بلندی پر پہونچ کر نمرود نے تیر چلانے شروع کئے۔ اور اپنی بہادری کے
خوب جوہر دکھائے۔ جب پرماتما نے دیکھا کہ یہ بے ہمت ہو رہا ہے
اور اس کے دل میں اس قدر جانفشانی کے بعد بھی برا کھٹکا لگا رہیگا
اس وقت اس کی حالت پر رحم آیا۔ اور خون برسانا شروع کر دیا۔ تب
اس کو یقین کامل ہو گیا۔ کہ میں نے خدا کو مار لیا اور اب میرے سوائے
کوئی خدا نہیں رہا۔ تو اس نے کشت کو نیچے کی طرف لٹکا دیا۔ اور پھر
زمین پر باسانی اتر آیا۔ اور خدا کے مار دینے کا اعلان کرنے لگا۔
جائے عبرت ہے کہ اس سنسار فانی میں ایسے ایسے شخص نہ رہے
جن کے پاس نامور حکیم اور قدرت ایزدی کے جاننے کے طلسم
موجود ہوں۔ اور پھر وہ مچھروں سے ہلاک ہو جائیں سچ ہے

در ہمہ عالم ہمہ جاری   پر تو نگن ہست ذات کبریا

تمت

www.freeamliyaatbookspdf.com
فری عملیات بکس
FREE AMLIYAAT BOOK'S
www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks/
محمد شبیر قادری

www.freeamliyaatbookspdf.com
فری عملیات بکس
FREE AMLIYAAT BOOK'S
www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks/

محمد شبیر قادری